فہم دین کورس

نجاست، وضو، غسل، تیمم، موزوں پر مسح اور عورتوں کے مخصوص مسائل، نماز، زکوٰۃ، رؤیت ہلال اور روزوں کے احکام عام فہم انداز اور دلنشین انداز میں



مرتب: محمد آخوند

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص مرکز الافتاء والارشاد، غرفۃ السالکین کراچی



فہرست

پیش لفظ

کچھ عرصہ قبل بندہ نے "فہم دین کورس" کے نام سے موسوم عام فہم انداز میں سلائیڈز کی صورت میں کورس مرتب کیا تھا، جو کہ رمضان المبارک میں عصر کی نماز کے بعد ملٹی میڈیا پر جیکٹر کی مدد سے نمازیوں کو پڑھایا گیا، اور اس سلسلہ کو بہت مفید پایا۔

پھر آئندہ سال یہی کورس دوبارہ واٹس ایپ گروپ میں پڑھانے کا اتفاق ہوا، اور مزید اس میں چند مسائل کا اضافہ کیا گیا۔

اب تیسری مرتبہ اس کورس میں "عورتوں کے مخصوص مسائل" کے عنوان سے تین اسباق کا اضافہ کیا گیا، جو کہ صرف عورتوں کو پڑھائیں جائیں گے، اور شادی شدہ حضرات کو ان تین اسباق میں سے ضروری مسائل پڑھادیئے جائیں گے۔

رمضان المبارک کے اسباق میں ایک سبق رؤیت ہلال کا شامل کیا گیا، جس سے چاند کے متعلق بنیادی احکام سمجھنے میں مدد ملے گی۔

اس طرح اب یہ ستائیس اسباق کا مجموعہ ہے۔ اگر یکم رمضان المبارک سے اسباق شروع کیے جائیں، تو ستائیس رمضان المبارک تک طہارت، نماز، زکوۃ اور روزہ کے بنیادی مسائل اسباق کی صورت میں متعلمین کی سامنے آجائیں گے۔ معلمین حضرات سے گزارش ہے کہ ہر سبق متعلمین کو ازبر کرایا جائے، اور جہاں عملی صورت کی ضرورت پیش آئے، تو اس سبق کو ضروری عملی صورت میں پیش کریں، اس سے سبق کو سمجھنا اور اس کو یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اس پورے مجموعے کی تیاری میں بنیاد استاد محترم مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ (رئیس دارالافتاء مرکز الافتاء والارشاد، غرفۃ السالکین، گلستان جوہر، کراچی) کی کتاب "تفہیم الفقہ" کو بنایا گیا۔ البتہ بعض مقامات پر "بہشتی زیور" اور "تعلیم الاسلام" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

جدید مسائل اکثر "جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون" کی ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں، اور کچھ مقامات پر مفتی محمد افضل اشاعتی کی تالیف "افضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ عورتوں کے مخصوص مسائل علامہ ابن عابدین شامی کے رسالہ "منهل الواردين من بحار الفيض علي ذخر المتأهلين في مسائل الحيض" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کو شرف قبولیت سے نوازیں، اور میرے والدین، تمام اساتذہ کرام اور میرے وہ دوست و احباب جو اس کورس کے مرتب کرنے میں یا اس کورس کو عوام تک پہنچانے ذریعہ بنیں ہیں، یا بنے گے، خاص طور پر بھائی ہارون صاحب جن کا

تعاون کورس کی سلائیڈز کو ویڈیو میں منتقل کرنے میں حاصل رہا، اللہ کریم سب کے لیے اس کو صدقہ جاریہ کے طور پر قبول فرمائے، اور جان، مال، عزت، آبرو میں برکت نصیب فرمائے۔۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

تمام پڑھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ اگر دوران مطالعہ کہیں غلطی نظر آجائے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

محمد آخوند

03130507613

درس نمبر:1

نجاست کا بیان

انسانی جسم کو لاحق ہونے والی ناپاکی دو قسم کی ہے:

1) وہ ناپاکی جو دیکھنے میں نظر آئے، وہ **نجاست حقیقیہ** کہلاتی ہے۔ جیسے خون شراب، پیشاب وغیرہ۔

2) وہ نجاست جو دیکھنے میں نظر نہ آئے، لیکن شریعت کے حکم کی وجہ سے ثابت ہو، نجاست حکمیہ کہلاتی ہے۔ جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱) نجاست غلیظہ ۲) نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ سے مراد وہ ناپاکی ہے، جس کا حکم سخت ہو، یعنی اس کی معاف مقدار کم ہو۔ جیسے آدمی کا پیشاب، پائخانہ، تمام جانوروں کا پائخانہ، حرام جانوروں کا پیشاب، بہتا ہوا خون، شراب، مرغی اور بطخ کی بیٹ۔

حکم: نجاست غلیظہ دو طرح کی ہوتی ہے:

۱) پتلی اور بہنے والی، جیسے انسان کا پیشاب۔

اگر اس قسم کی نجاست غلیظہ بدن پر یا کپڑوں پر لگ جائے، اور پھیلاؤ میں بڑے روپے یعنی ہتھیلی کے گہراؤ (تین سنٹی میٹر قطر) سے کم ہو یا برابر ہو تو معاف ہے۔

معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو پتہ نہیں چلا اور اس نے بغیر دیکھے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن اگر جان بوجھ کر اس نجاست کو لیکر نماز پڑھتا ہے تو یہ نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی۔

اور اگر بیان کردہ مقدار سے زائد نجاست کے ساتھ نماز پڑھی، تو پھر نماز درست نہیں ہوگی۔

۲) گاڑھی، جسم دار نجاست، جیسے پائخانہ۔

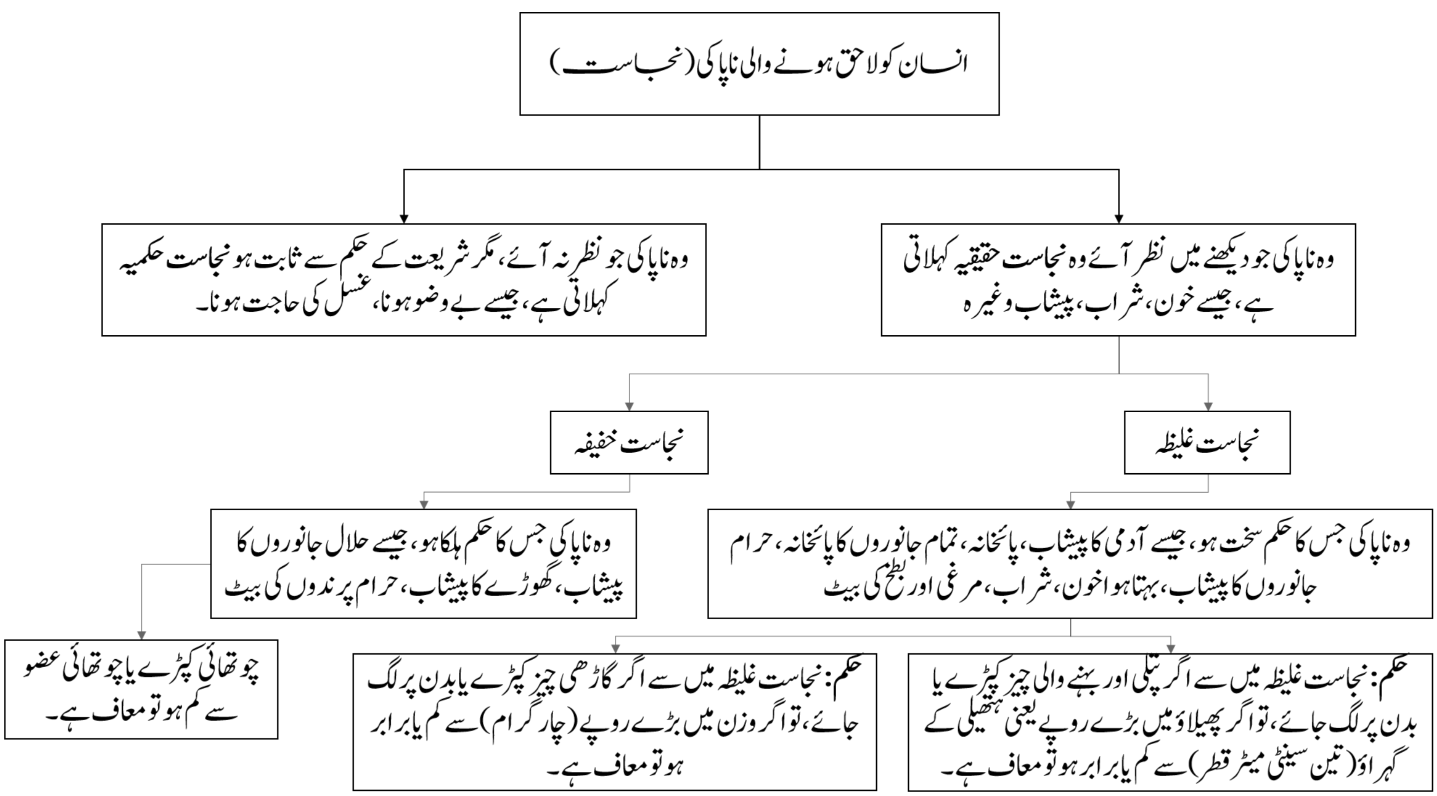
اگر یہ کپڑوں پر یا بدن پر لگ جائے، تو وزن میں بڑے روپے کے سکّے (چار گرام) سے کم یا برابر ہو تو معاف ہے۔ اگر اس سے زائد ہو تو نماز درست نہیں ہوگی۔

نوٹ: اس نجاست میں وزن کا اعتبار ہو گا۔

نجاست خفیفہ: وہ ناپاکی ہے جس کا حکم ہلکا ہو، یعنی اس کی معاف مقدار نجاست غلیظہ سے زیادہ ہو۔ جیسے حلال جانوروں کا پیشاب، گوڑھے کا پیشاب، حرام پرندوں کی بیٹ (کوا، باز، گدھ وغیرہ)۔

نوٹ: حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے، اور ان کا پائخانہ نجاست غلیظہ ہے۔

حکم: جس عضو پر یا کپڑے پر لگی ہوئی ہو، اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، مثلاً کسی کی آستین پر نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہو، تو آستین کے چار حصے کریں گے، ان میں ایک چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اگر چوتھائی کے برابر یا اس سے زائد ہو تو معاف نہیں، یعنی ایسی صورت میں اس نے نماز پڑھ لی تو اس پر نئے سرے سے پڑھنا لازم ہو گی۔



درس نمبر:2

نجاست پاک کرنے کے چار طریقے

1) **دھونا**

(الف) کپڑے پر لگنے والی نجاست جسم دار ہو، تو اس کو دھوتے وقت صرف اس کا وجود (عین، جسم) ختم کرنا ضروری ہے، اور اگر دھونے کے بعد اس نجاست کا داغ یا بو کپڑوں میں موجود ہے تو اس کی وجہ سے کپڑوں کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(با) کپڑے پر لگنے نجاست پتلی اور بہنے والی ہو، تو تین مرتبہ دھو کر نچوڑ دینے سے پاک ہو جائے گی، اور اگر کسی ایسی چیز پر نجاست لگی ہو کہ اس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو (جیسے قالین) تو اس چیز پر تین مرتبہ پانی بہایا جائے، اور ہر مرتبہ جب پانی بہایا جائے تو انتظار کیا جائے کہ اس پر جو پانی بہایا گیا تھا اس کے قطرے گرنا بند ہو جائیں تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

نوٹ: واشنگ مشین میں ناپاک کپڑوں کو پاک کپڑوں کے ساتھ دھونے کی وجہ سے پاک کپڑے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں، اب ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب واشنگ مشین سے کپڑے باہر نکالے جائیں تو ان کو صاف پانی میں بھگو کر نکالا جائے، اور نچوڑا جائے، دوسری اور تیسری مرتبہ بھی صاف اور نئے پانی میں مذکورہ عمل کیا جائے تو وہ کپڑے پاک ہوں گے۔ **"یا"** نل کے نیچے بالٹی یا ٹب ہو، اور اوپر سے نل کھلا ہوا ہو، اس پانی میں ناپاک کپڑوں کو اتنی بار دھونا کہ اس سے ناپاک پانی کے نکلنے کا غالب گمان ہو جائے تو بھی کپڑا پاک ہو جائے گا۔

2) **پونچھنا**

اگر کوئی چیز چھری، چاقو، شیشہ وغیرہ کی طرح ہو تو وہ پونچھنے سے پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ اس میں کوئی نقش و نگار نہ ہو، یعنی پلین ہو۔

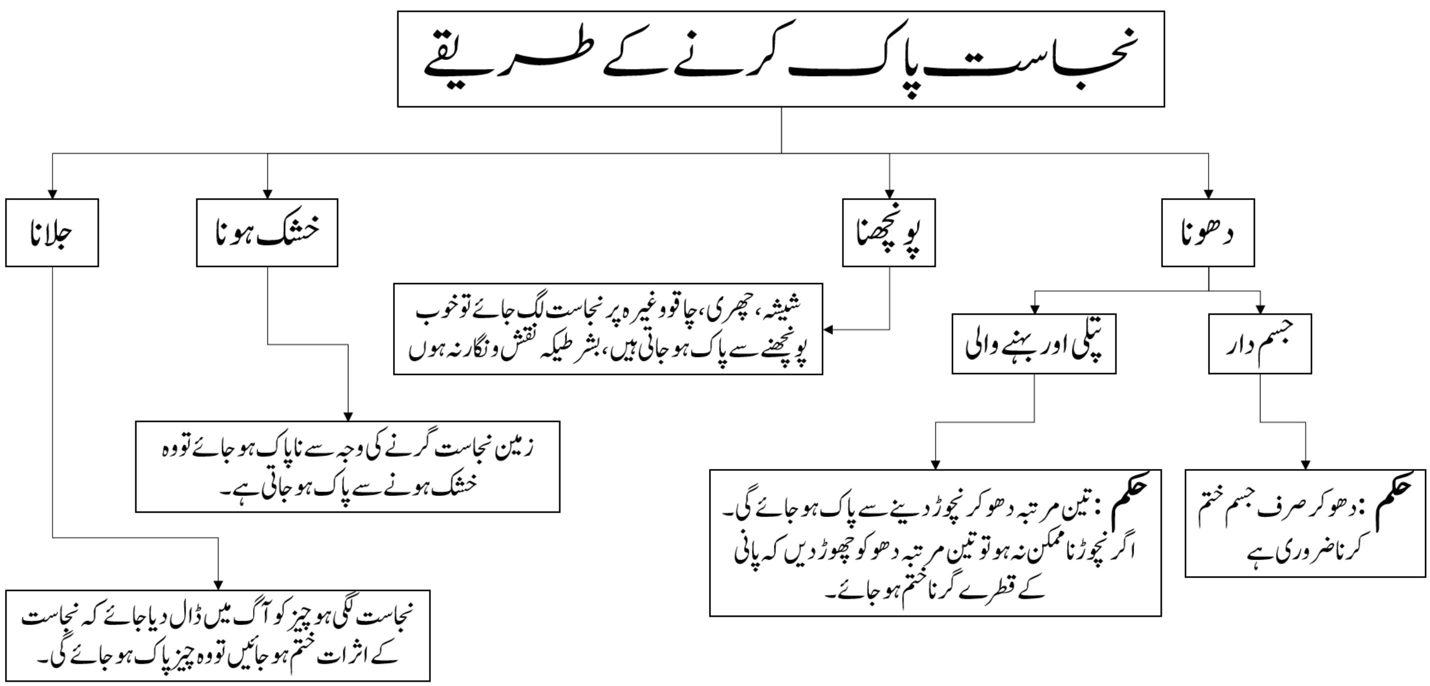
3) **خشک ہو جانا**

اگر زمین نجاست گرنے کی وجہ سے ناپاک ہو جائے، اور اس کے بعد وہ ایسی خشک ہو جاتی ہے کہ اثر، بو وغیرہ بالکل ختم ہو جائے تو وہ زمین پاک ہو جائے گی، اور اس پر نماز پڑھنا درست ہو گا۔

نوٹ: یہ صرف زمین (اور جو چیزیں زمین کے حکم میں ہیں[1]) کے ساتھ خاص ہے، اس کے علاوہ کوئی کپڑا، قالین وغیرہ ہو تو یہ چیزیں خشک ہونے سے پاک نہیں ہوں گی۔

4) **جلانا**

اگر کسی چیز پر نجاست لگ جائے، اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے، جس اس کے اثرات ختم ہو جائیں تو ہو چیز پاک ہو جائے گی۔ مثلاً چاقو، چھری وغیرہ پر نجاست لگ جائے تو نجاست کو آگ میں جلانے کی وجہ سے اس کا اثر ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ اسی ناپاک مٹی سے اینٹیں بنائی جائیں، پھر جب ان کو بھٹی میں ڈال کر جب پکایا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گی، ان پر تیمم کرنا درست ہو گا۔



[1] مزید تفصیل تیمم کے درس میں۔

درس نمبر:3

استنجاء کے مسائل

استنجاء کی تعریف: پیشاب، پائخانہ کرنے کے بعد جو نجاست جسم پر لگی رہے، اس کو پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔

استنجاء کے احکام:

1) مستحب 2) واجب 3) فرض

مستحب:

اگر نجاست اپنے مقام سے بالکل بھی اِدھر اُدھر نہ لگے، تو استنجاء کرنا مستحب ہو گا۔

واجب:

اگر نجاست اپنے مقام سے ایک درھم کی مقدار یعنی ہتھیلی کے گہراؤ کی بقدر یا اس سے کم بڑھ جائے تو استنجاء کرنا واجب ہو گا۔(مزید نجاست کی تفصیل سبق نمبر 1 میں)

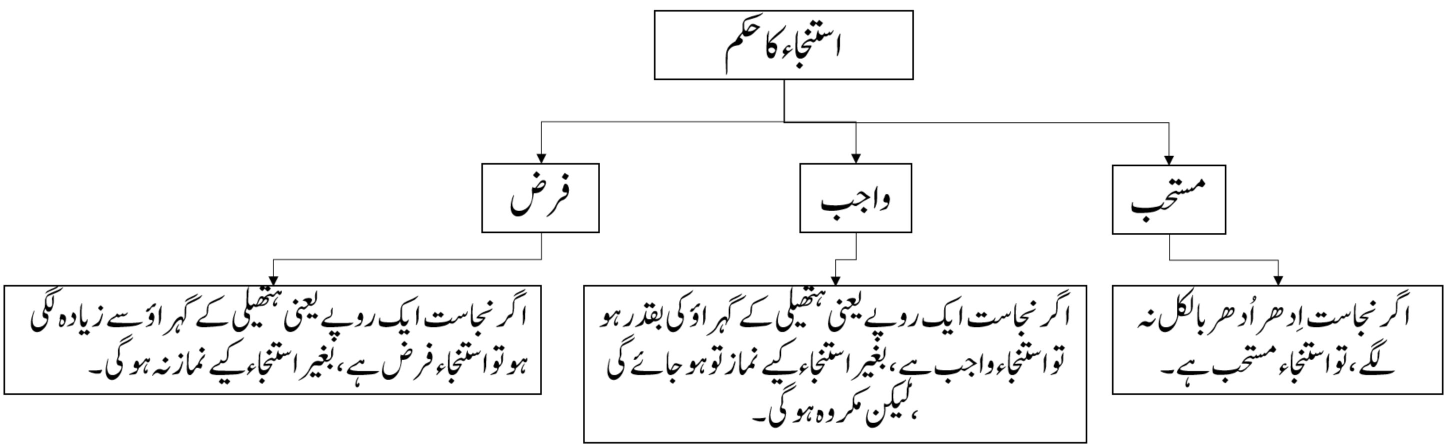
فرض:

اگر نجاست اپنے مقام سے ایک درھم یعنی ہتھیلی کے گہراؤ سے بڑھ جائے، تو استنجاء کرنا فرض ہو گا، اور اگر استنجاء کیے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہو گی۔

متفرق مسائل

- استنجاء کی ہر حالت میں پانی پر اکتفاء کرنا جائز ہے، اسی طرح نجاست کی مقدار ایک روپے کا سکہ یعنی ہتھیلی کے گہراؤ سے کم ہو تو صرف ڈھیلوں پر بھی اکتفاء کرنا جائز ہے، البتہ اس صورت میں ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرنا افضل ہے، اور اگر نجاست کی مقدار ایک روپے یعنی ہتھیلی کے گہراؤ سے بڑھ جائے تو پانی کا استعمال واجب ہے۔

- قضائے حاجت ایسی جگہ کرے کہ پیشاب کے چھینٹے بدن اور کپڑے پر نہ لگیں، کیونکہ عذاب قبر عموما پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔
- کسی سوراخ میں، راستے، قبرستان، مسجد کے قریب، سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب نہ کرے۔
- قضائے حاجت دوران کسی سے باتیں کرنا مکروہ ہے، البتہ کوئی عذر ہو تو کر سکتے ہیں۔
- قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے قضائے حاجت کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ بیت الخلاء میں ہو یا کسی کھلی فضاء میں۔
- بغیر عذر کے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا، اور بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔



درس نمبر:4

وضو کے مسائل

انسانی بدن کو لاحق ہونے والی نجاست دو قسم کی ہے:

1) نجاست حقیقیہ　　　2) نجاست حکمیہ

نجاست حکمیہ: وہ ناپاکی جو دیکھنے میں نظر نہ آئے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

1) چھوٹی نجاست، اس کو حدث اصغر کہتے ہیں۔

حکم: یہ وضو کرنے سے ختم ہوتی ہے۔

2) بڑی نجاست، اس کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

حکم: یہ غسل کرنے سے ختم ہوتی ہے۔

وضو کے احکام

وضو کی چار فرائض ہیں:

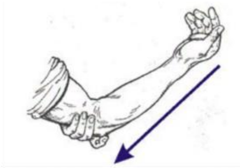
1) سارے چہرے کو ایک مرتبہ دھونا (پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے لیکر، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک)
2) ایک دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا
3) چوتھائی سر کا مسح کرنا (سر کے چار حصے تصور کرنے کی صورت میں، ایک پر مسح کرنا)
4) ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاوں دھونا



1)سارے چہرے کو ایک مرتبہ دھونا



(چہرے کا مطلب ماتھے سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کا حصہ)

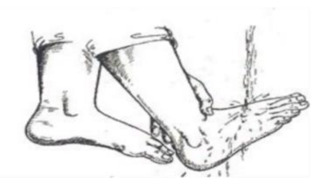


2)ایک دفعہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا

فرائض وضو



3)ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا



4)ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاوں دھونا

وضو کی سنتیں

1. نیت کرنا(کہ میں وضو کرنے کے لیے ہاتھ،منہ دھو رہا ہوں)
2. بسم اللہ پڑھنا(بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ "یا" بِسْمِ اللہِ "یا" بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "یا" بِسْمِ اللہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ علی دِیْنِ الْاِسْلَامِ)
3. دائیں طرف سے شروع کرنا
4. پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں(کلائی)تک دھونا
5. مسواک کرنا
6. تین کلی کرنا
7. تین بات ناک میں پانی ڈالنا
8. ڈاڑھی کا خلال کرنا
9. ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

10. ہر عضو کو تین بار دھونا

11. ایک بار تمام سر کا مسح کرنا

12. دونوں کانوں کا مسح کرنا

13. ترتیب سے وضو کرنا

14. پے در پے وضو کرنا (یعنی لگار تار وضو کرنا، ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دوسرے عضو کو دھونا)

نجاست حکمیہ
وہ ناپاکی جو نظر نہ آئے، مگر شریعت کے حکم سے ثابت ہو۔

- چھوٹی نجاست، اِس کو حدث اصغر کہتے ہیں
  - چھوٹی نجاست یعنی حدث اصغر سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔
- بڑی نجاست، اِس کو حدث اکبر کہتے ہیں
  - بڑی نجاست یعنی حدث اکبر سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

متفرق جدید مسائل

مصنوعی اعضاء کا حکم

سرجری کے ذریعے مصنوعی ہاتھ یا پاؤں لگایا جائے تو اس صورت میں اگر ہاتھ کہنی کے اوپر تک کٹا ہوا ہو اور پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک کٹا ہوا ہو اور اس کی جگہ مصنوعی ہاتھ اور پاؤں لگایا ہو تو وضو میں ان کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

اگر ہاتھ کہنی کے اوپر تک کٹا ہوا نہ ہو اور پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک کٹا ہوا نہ ہو بلکہ نیچے سے کٹا ہوا ہو تو اس صورت میں اگر مصنوعی ہاتھ یا پاؤں کو آسانی سے نکال کر دوبارہ لگانا ممکن ہو، اور وہ خراب نہ ہو تا ہو تو ان کو نکال کر اصل ہاتھ اور پاؤں کا جتنا حصہ وضو میں دھونا فرض ہے اس کو دھونا ضروری ہو گا۔ اور اگر اس کو کھولنا اور الگ کرنا ممکن نہیں ہے یعنی مصنوعی عضو کو اصل جسم کے ساتھ سرجری کے ذریعے اس طرح جوڑ دیا گیا ہو کہ مصنوعی عضو کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے اوپر سے اس کو دھونا کافی ہو گا۔ تاہم اگر سرجری کے ذریعے اصلی ہاتھ اور پاؤں ہی کو جوڑا گیا ہو تو وہ جڑنے کے بعد دوبارہ جسم کا حصہ بن جائیں گے اور وضو میں ان کا دھونا فرض ہو گا[2]

مصنوعی بالوں کا حکم

اگر مصنوعی بال سر پر اس طرح لگے ہوں کہ اگر انہیں الگ کرنا چاہیں تو الگ نہیں کر سکتے تو یہ بال اصلی بال کے حکم میں ہو جائیں گے اور ان کے اوپر پانی ڈالنے سے غسل ہو جائے گا اور مسح کرنے سے وضو بھی ہو جائے گا، اور اگر مصنوعی بال اس طرح نہیں ہیں، بلکہ ان کو سر سے الگ کیا جا سکتا ہو تو اس صورت میں اگر اس میں پانی گزر کر سر کے اندر نہیں پہنچ سکتا تو غسل اور وضو دونوں نہیں ہو گا، اور اگر وگ لگے ہونے کی صورت میں ان مصنوعی بالوں (وگ) کے درمیان سے پانی گزر کر سر تک پہنچ جاتا ہے تو غسلِ واجب ادا ہو جائے گا، لیکن وضو کے دوران ان مصنوعی بالوں پر مسح کرنے سے مسح نہیں ہو گا، کیوں کہ ان مصنوعی بالوں کو آسانی سے ہٹایا جا سکتا ہے، البتہ اگر کسی نے سر پر اتنا پانی ڈالا کہ وگ کے اندر کم از کم چوتھائی سر تک پانی پہنچ گیا تو وضو ہو جائے گا۔ اور فرض غسل میں اسے اتار کر پانی پہنچانے میں ہی احتیاط ہے۔[3]

اور اگر کسی انسان کے اپنے ہی بال ایک جگہ سے نکال کر اسی انسان کے سر میں بذریعہ آپریشن ان کی پیوند کاری کر لی جائے اس طور پر کہ وہ بال اصل بالوں کی طرح جسم کا حصہ بن جائیں، اور مستقل بڑھیں بھی، تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان پر مسح کرنے سے مسح ہو جائے گا، اور غسل کے دوران دھونے سے غسل بھی ہو جائے گا۔[4]

اصول: بدن پر لگی ہوئی ہر وہ چیز جو کھال تک پانی کے پہنچے کو روکتی ہو، تو اس کو چھڑانا وضو اور غسل میں ضروری ہے، بشرطیکہ اس کو چھڑانے میں کوئی حرج نہ ہو۔

---

[2] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 14440410093 ، دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور، فتویٰ نمبر: 321/297/9054

[3] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144201201307

[4] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144010200134

ووٹر کی انگلی پر لگی روشنائی کا حکم

ووٹ ڈالتے وقت انگوٹھے پر جو روشنائی لگائی جاتی ہے، اس روشنائی کا جسم یا تہہ نہیں بنتی، بلکہ پکی سیاہی ہوتی ہے جو انگوٹھے سے آسانی سے نہیں اترتی، اس لیے ممکنہ حد تک اس سیاہی کو انگوٹھے سے رگڑ کر دھولیا جائے، اگر اس کا رنگ نہیں اترتا تو بھی وضو اور غسل ہو جائے گا اور نماز درست ہو گی۔[5]

رنگ اور پینٹ کا حکم

اگر رنگ یا پینٹ وغیرہ تہہ دار ہے اور اس کے لگے ہونے کی صورت میں پانی کھال تک نہیں پہنچ سکتا تو ایسے رنگ کے لگے ہونے کی حالت میں وضو درست نہیں ہو گا، اور اگر تہہ دار نہیں ہے محض رنگ ہے تو وضو ہو جائے گا۔

البتہ اگر جسم پر رنگ لگ جائے جس کی وجہ سے پانی کھال تک نہیں پہنچتا ہو، لیکن وہ اتنا پکا ہو کہ آسانی سے نہ اترتا ہو اور پوری کوشش کے بعد بھی مکمل طور پر نہ صاف نہ ہوتا ہو اور زیادہ کوشش کے نتیجے میں کھال اترنے یا زخم بننے کا اندیشہ ہو تو جہاں تک ہو سکے رگڑ کر دھولیا جائے، اگر پھر بھی رنگ نہیں اترے تو وضو اور غسل ہو جائے گا۔[6]

ایلفی کا حکم

اگر ایلفی ہاتھ پر لگی رہ جائے تو چوں کہ اس صورت میں جلد تک پانی نہیں پہنچ پاتا؛ اس لیے ایلفی لگی رہنے کی صورت میں وضو نہیں ہو گا۔ وضو سے قبل اس کو اتارنا لازم ہے۔ عموماً ایلفی چھوٹ جاتی ہے، لہٰذا ناخن پر لگی ایلفی کو چھڑانا ضروری ہو گا؛ کیوں کہ اس میں زیادہ

---

[5] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 143909202006

[6] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144203200983

مشقت نہیں ہے۔ البتہ اگر کھال پر ایلفی لگی ہو اور پوری کوشش کے بعد بھی مکمل طور پر نہ چھوٹے، اور زیادہ کوشش کے نتیجے میں کھال اترنے یا زخم بننے کا اندیشہ ہو تو جس قدر رہٹ سکے اس کا چھڑانا ضروری ہو گا۔[7]

لپ اسٹک کا حکم

اگر لپ اسٹک ایسی ہے جو پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کے ہوتے ہوئے وضو نہیں ہو گا۔ اور اگر لپ اسٹک ایسی نہیں، بلکہ اس کے نیچے جلد تک پانی پہنچ سکتا ہے، تو اس کے ہوتے ہوئے وضو ہو جائے گا۔[8]

مہندی کا حکم

مہندی لگانے یا رنگنے سے جو رنگ لگا رہ جائے اس سے وضو اور غسل وغیرہ میں خلل نہیں آتا، البتہ اگر جمی ہوئی مہندی خشک ہو جائے اور ہاتھ پر جمی رہ گئی تو اس پر وضو صحیح نہیں ہو گا، کیونکہ وہ جسم پر پانی پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں بعض مہندیاں ایسی ہیں کہ لگانے کے بعد جب ہاتھ دھو لیتے ہیں تو رنگ کے ساتھ ساتھ ایک باریک جھلی نما تہہ بن جاتی ہے اور بعد میں جب رنگ اترنے لگتا ہے تو ایک باریک تہہ چھلکا بن کر الگ ہو جاتی ہے، ایسی مہندی لگا کر وضو کرنے سے وضو ہو جائے گا؛ کیوں کہ وہ جسم تک پانی پہنچنے سے مانع نہیں ہوتی ہے، بشرطیکہ نفسِ مہندی کو دھو کر زائل کر لیا ہو اور صرف رنگ باقی رہ گیا ہو۔[9]

[7] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144004200556

[8] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144012201971

[9] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 143909200694

درس نمبر:5

وضو کے مستحبات، مکروہات ونواقض

مستحبات

1. گردن کا مسح کرنا
2. وضو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا
3. قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا
4. پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا
5. دضو کے دوران یہ دعا پڑھنا:اللھُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي
6. وضو کے آخر میں یہ دعا پڑھنا: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

وضو کے مکروہات

1. ناپاک جگہ پر وضو کرنا
2. سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا
3. وضو میں دنیا کی باتیں کرنا
4. سنت کے خلاف وضو کرنا

وضو کو توڑنے چیزیں

1. سبیلین میں کوئی چیز نکل آئے (پیشاب، پائخانہ کی جگہ سے کوئی چیز نکل آئے، مثلا: پیشاب، پائخانہ، منی، مذی، ودی، کیڑا نکل آئے،

پائخانہ کے مقام سے ہوا خارج ہو جائے۔)

2. بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا(اگر نکل کر بہا نہیں، بلکہ صرف ظاہر ہوا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، جیسے کہ خراش وغیرہ میں ہوتا ہے، اور اگر تھوڑا سا خون نکلا، اس کو صاف کر دیا گیا، پھر خون نکلا، صاف کر دیا گیا، غرض کئی مرتبہ اس طرح کیا تو اب وضو کرنے والے کا غالب گمان یہ ہے کہ اگر اس خون کو یوں ہی چھوڑا جاتا تو یہ بہہ جاتا، تو ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اگر اس خون کو یوں ہی چھوڑا جاتا تو یہ نہ بہتا، تو ایسی صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔)

- ❖ **نوٹ:** اگر کسی کے منہ سے خون نکلتا ہے تو دیکھا جائے کہ اگر خون تھوک پر غالب یا برابر ہے، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور تھوک خون پر غالب ہے، تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- ❖ پچھنا لگوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- ❖ کسی شخص کو دینے کے لیے خون نکالا جائے، تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- ❖ ڈریپ یا انجکشن لگانے کی صورت اگر خون ڈریپ یا انجکشن میں آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

3. منھ بھر کے قے کرنا

- ❖ اگر قے میں کھانا، پینا یا پت نکلے اور قے منہ بھر کر آئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔
- ❖ اگر قے میں نرا بلغم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- ❖ اگر قے میں خون آئے، اور وہ پتلا اور بہتا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔
- ❖ اگر جما ہوا خون ہو، اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اس سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- ❖ اگر کسی کو تھوڑی تھوڑی قے ہوئی، اس ساری کو جمع کیا اور وہ منہ بھرنے کی مقدار بن جائے، اور وہ ساری ایک ہی متلی کہ وجہ ہو تو پھر وضو ٹوٹ جائے گا۔
- ❖ اور وہ وہ منہ بھرنے کی مقدار نہیں بنتی، یا ایک متلی کی وجہ سے وہ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

4. لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا(یعنی جس چیز کے ساتھ ٹیک لگائی اس کو ہٹایا جائے تو ٹیک لگانے والا آدمی گر تو وضو ٹوٹ جائے گا)

5. بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا

6. مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا

7. نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا (یعنی وہ ہنسی جس کی آواز خود بھی سنے اور ساتھ والے بھی سنیں)

جدید متفرق مسائل

اینڈواسکپی (ENDOSCOPY) کا حکم

ان ڈور کا پی ایک پتلی سی نلکی ہوتی ہے، جس کو پیچھے کی راہ سے داخل کر کے اندرونی معائنہ کیا جاتا ہے، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[10]

انجکشن سے خون نکالنے کا حکم

انجکشن میں اگر اتنی مقدار میں خون آجائے کہ وہ بہنے کے درجہ میں نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، اور اگر خون اتنی مقدار میں ہو کہ اپنے محل سے بہہ پڑے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[11] اسی تفصیل سے انجکشن یا ڈریپ لگاتے وقت جو خون نکلتا ہے، اس کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ اگر بہنے کے درجے میں نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر وہ بہنے کے درجے میں ہو تو وضو جائے گا۔

کرسی پر بیٹھ کر سونے کا حکم

کرسیوں کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے جس میں پشت کی جانب ٹیک لگانے کے لیے کوئی شئ نہیں ہوتی، اس پر صرف بیٹھا جا سکتا ہے، اگر کوئی شخص اسی کرسی پر بیٹھ کر سوتا ہے، تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اور دوسری وہ کرسی ہے جس کی پشت کی جانب ٹیک لگانے کے لیے آرام دہ سہارا ہوتا ہے، اگر کوئی شخص ایسی کرسی پر ٹیک لگا کر سو جائے، تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔[12]

---

[10] افضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری، ص103

[11] افضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری، ص106

[12] افضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری، ص111

درس نمبر:6

غسل کے احکام

فرائض

1) کلی کرنا،(اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا)
2) ناک میں پانی ڈالنا(اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی سخت ہڈی تک پانی پہنچانا)
3) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

غسل کی سنتیں:

1. سب سے پہلے ہاتھ دھونا۔
2. استنجاء کرنا۔
3. جسم پر اگر کسی جگہ نجاست لگی ہوئی ہو تو اس کو دھونا۔
4. وضو کرنا۔
5. پورے بدن پر تین بار پانی بہانا(سب سے پہلے سر پر پانی ڈالنا، پھر دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر)۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفۡرَانَکَ، اَلحمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ

غسل کی اقسام

1) فرض 2) سنت 3) مستحب

فرض غسل:

- جنابت لاحق ہو جانے کے بعد
- ماہواری سے پاک ہونے کی صورت میں
- نفاس سے پاک ہونے کی صورت میں
- زندہ لوگوں پر میت کو غسل دینے کی صورت میں

سنت غسل

- جمعہ کے دن غسل کرنا
- عیدین کے دن
- حج یا عمرہ احرام باندھنے کے لیے
- حاجی پر عرفہ کے دن زوال کے بعد

مستحب غسل:

- سورج گرہن، چاند گرہن کی نمازوں کے لیے
- نماز استسقاء کے لیے
- گناہ سے توبہ کرنے کے لیے
- خوف اور گھبراہٹ کے وقت
- مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے
- مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے

- اسلام لانے کے لیے (اگر پہلے سے جنابت لاحق ہو تو پھر غسل کرنا فرض ہے)

جدید متفرق احکام

دانتوں پر کیپ اور فلنگ کی صورت میں وضو اور غسل کا حکم

دانتوں پر کیپ وغیرہ اس طرح چڑھایا گیا ہو کہ وہ بالکل فکس ہو گیا ہو تو وہ دانت کے حکم میں ہو جائے گا اور اس حالت میں کلی کرنے سے غسل صحیح ہو جائے گا اور وضو میں کلی کرنے کی سنت بھی ادا ہو جائے گی۔

اور اگر کیپ کو دانت سے اتار کر دوبارہ چڑھایا جا سکتا ہو یعنی فکس نہ ہو، تو اس صورت میں واجب غسل کے لیے کیپ کو نکال کر کلی کرنا لازم ہو گا اور وضو میں بھی سنت پر عمل کرنے کے لیے خول اتارنا ضروری ہو گا۔

اسی طرح دانتوں میں علاج کے طور پر فلنگ (بھرائی وغیرہ) کی جاتی ہے اس صورت میں وضو اور غسل دونوں صحیح ہیں۔[13]

مصنوعی دانتوں کا حکم

مصنوعی دانت لگانے کے بعد اگر وہ آسانی سے الگ نہ ہو سکتے ہوں تو پھر وہ جسم کا حصہ شمار ہوں گے اور فرض غسل کرتے وقت انہیں نکالنے کی ضرورت نہیں ہو گی، بلکہ ان دانتوں کی موجودگی میں کلی کرنا کافی ہو گا، لیکن اگر مصنوعی دانت آسانی سے الگ ہو سکتے ہوں تو فرض غسل کرتے وقت ان مصنوعی دانتوں (یعنی دانتوں کے کور) کو ہٹا کر کلی کرنا لازم ہو گا، ورنہ غسل نہیں ہو گا۔[14]

غسل کے وقت ناک اور کان میں پہنے ہوئے زیور ہلانا اور بالی کے سوراخ میں پانی پہنچانے کا حکم

غسل کرتے وقت اگر زیورات کے ہلانے سے پانی بدن تک پہنچ جاتا ہے تو انہیں ہلا لینا ہی کافی ہے اتارنا ضروری نہیں، اسی طرح کان میں بندے ڈالنے کے لیے جو سوراخ کیا جاتا ہے، جنابت کے غسل کے دوران اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، اگر کان میں بندے / بالی پہنی ہوئی ہو اور پانی بہاتے ہوئے ان سوراخوں میں خود بخود پانی پہنچ جائے تو کافی ہے، ورنہ زیور کو ہلا کر پانی پہنچانا ضروری ہو گا۔[15]

---

[13] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144304100260

[14] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144211200560

[15] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144102200192

غسل کی اقسام

فرض

- جنابت لاحق ہو جائے
- ماہواری سے پاکی حاصل ہو جائے
- نفاس سے پاکی حاصل ہو جائے
- زندوں پر میت کو غسل دینا

سنت

- جمعہ کے دن غسل کرنا
- عیدین کے دن
- حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے
- حاجی پر عرفہ کے دن زوال کے بعد

مستحب

- سورج گرہن، چاند گرہن کی نمازوں کے لیے
- نماز استسقاء کے لیے
- گناہ سے توبہ کرنے کے لیے
- خوف اور گھبراہٹ کے وقت
- مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے
- مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے
- اسلام لانے کے لیے

درس نمبر:7

تیمم کے احکام

فرائض

4) نیت کرنا۔

تیمم کرنے والا تین باتوں میں سے کسی ایک چیز کی نیت کرے:

۱)حدث سے پاکی حاصل کرنے کی نیت۔

۲)نماز کے مباح ہونے کی نیت کرے۔

۳)کسی ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی،لہٰذا اگر کسی شخص نے قرآن کریم چھونے کی نیت سے تیمم کیا، تو اس تیمم کے ساتھ نماز جائز نہیں ہوتی ہے، کیونکہ قرآن کریم کو چھونا عبادت مقصودہ نہیں۔

عبادت مقصودہ سے مراد ایسی عبادت ہے جو خود مقصود ہو، کسی اور عبادت کا آلہ اور ذریعہ نہ ہو۔ مثلا نماز کہ یہ خود مقصود ہے، کسی عبادت کا آلہ اور ذریعہ نہیں ہے، لیکن وضو خود مقصود نہیں، بلکہ یہ نماز کا آلہ اور ذریعہ ہے۔ اسی طرح اذان خود مقصود نہیں، بلکہ یہ نماز کی طرف بلانے کا آلہ اور ذریعہ ہے۔

لہٰذا اگر کسی شخص نے اذان دینے کے لیے تیمم کیا، تو وہ اس تیمم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا، لیکن اگر کوئی شخص تیمم کرتے ہوئے ان تمام باتوں کی نیت کرتا ہے کہ میں ان تیمم سے اذان بھی دوں گا، قرآن چھوؤں گا، تلاوت کروں گا، نماز پڑھوں گا، تو پھر اس تیمم سے تمام کام کرسکتا ہے۔

5) تمام چہرے کا مسح کرنا

6) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا

تیمم کی سنتیں:

1. شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا
2. ترتیب کا خیال رکھنا (یعنی پہلے چہرے کا مسح کرنا، پھر ہاتھوں کا مسح کرنا)

3. چہرے اور ہاتھوں کے مسح کے درمیان فضول کام نہ کرنا

4. مٹی پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو آگے پیچھے حرکت دینا

5. مٹی سے ہاتھ اٹھا کر ہاتھ جھاڑ لینا

6. مٹی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کھلے رکھنا

تیمم کے صحیح ہونے کی شرائط

1. ان اعذار میں سے کوئی عذر پایا جائے جن کی وجہ تیمم جائز ہوتا ہے، مثلاً پانی ایک میل(1.609 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہو، **"یا"** اپنا غالب گمان **"یا"** ماہر ڈاکٹر یہ بتلا دے کہ پانی کا استعمال نقصان دہ ہے[16] **"یا"** دشمن کا خوف ہو، نماز عیدین **"یا"** نماز جنازہ کے نکل جانے کا غالب گمان ہو۔

2. تیمم کسی ایسی چیز سے کیا جائے جو زمین کی جنس سے ہو، مثلاً پتھر، چونا، ماربلز، ٹائلز، ریت وغیرہ

اصول: جو چیزیں جلانے سے نہ جلیں، پگھلانے سے نہ پگھلیں، اور مٹی میں مل جانے سے نہ گلیں تو ایسی اشیاء زمین کی جنس میں داخل ہیں۔

3. مکمل چہرے اور دونوں ہاتھوں کا اس طرح مسح کرنا کہ کوئی جگہ مسح سے رہ نہ جائے۔

4. مسح میں اپنا پورا ہاتھ یا ہاتھ کا اکثر حصہ استعمال کرنا

5. اپنی ہتھیلیوں کی اندرونی حصوں کا دو مرتبہ زمین پر مارنا

6. مسح کے دوران جلد پر کوئی چیز ایسی نہ لگی ہو، جس کی وجہ سے جلد پر مسح نہیں ہوتا۔ جیسے کہ پینٹ، ایلفی وغیرہ

---

[16] بیماری کا بڑھنا "یا" دیر سے درست ہونا۔

درس نمبر:8

موزوں پر مسح کے احکام

موزوں پر مسح کی شرائط

1) چمڑے کے ہوں۔

اگر چمڑے کے نہ ہوں تو ان میں تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

- ۱)اتنے موٹے ہوں، کہ پانی چھن کر پاؤں تک نہ پہنچے۔
- ۲)ان کو پہن کر تین میل (4.827 کلومیٹر) چلا جا سکے۔
- ۳)خود بخود پنڈلی کے برابر کھڑے رہیں۔[17]

لہذا جو موزے چمڑے کے نہ ہوں، اور ان میں مذکورہ بالا تین شرائط پائی گئی تو ان پر مسح درست ہو گا، اور اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی گئی تو مسح کرنا درست نہیں ہو گا۔ مثلا مروجہ نیلون کی جرابیں۔

2) موزہ ٹخنوں کو ڈھانپنے والا ہو۔

3) موزہ پاؤں کی تین انگلیوں کی بقدر پھٹا ہوا نہ ہو۔ لہذا اگر موزہ تین انگلیوں کی بقدر پھٹا ہوا ہو تو مسح درست نہیں ہو گا۔ اور اسی طرح ایک موزہ تین انگلیوں بقدر مختلف جگہوں سے پھٹا ہوا نہ ہو، اگر مختلف جگہ سے تین انگلیوں کی بقدر پھٹا ہوا ہو، تو بھی مسح درست نہیں۔

4) موزے وضو کی حالت میں پہنے ہوئے ہوں۔ یعنی پہلے مکمل وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوئے ہوں۔

5) مسح موزے کی اوپر والی سطح پر کیا جائے۔

6) کم از کم تین انگلیوں بقدر مسح کرنا۔

موزوں پر مسح کی مدت

اگر کوئی شخص مقیم ہو (یعنی مسافر نہ ہو) تو اس کے موزوں کے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات یعنی چوبیس گھنٹے ہے، اور اگر

---

[17] مذکورہ شرائط کی حامل جرابیں مارکیٹ میں wudhu socks کے نام سے موجود ہیں۔

مسافر ہو تو اس کے موزوں کے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں یعنی بہتر 72 گھنٹے ہے۔

نوٹ: اس مدت کا اعتبار اس وقت سے کریں، جب موزے پہنے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹ جائے۔ مثلاً کسی شخص نے ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا، اور موزے پہن لیے، عصر کی نماز کے وقت وضو ٹوٹ گیا، تو عصر کی نماز سے موزوں کے مسح کی مدت شروع ہو گی، اور اگلے دن کی عصر کی نماز یعنی چوبیس گھنٹوں تک مسح برقرار رہے گا۔

مسح کو توڑنے والی چیزیں

1. ہر وہ چیز جو وضو کو توڑ دیتی ہے، وہ مسح کو بھی توڑ دیتی ہے۔ مثلاً جس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح مسح بھی ٹوٹ جائے گا۔
2. موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
3. مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
4. موزے کے اندر پاؤں کے اکثر حصہ تک پانی پہنچ جائے۔

پٹی اور پلستر پر مسح کے احکام

- اگر کسی شخص کے ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا، زخم یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے، تو وضو کرتے وقت پھوڑے یا زخم پر پانی نہ ڈالے، صرف گیلا ہاتھ پھیر دے، لیکن اگر پھوڑے اور زخم کی کیفیت یہ ہو کہ گیلا ہاتھ پھیرنے سے بھی تکلیف یا نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی جگہ کا مسح کرنا بھی ضروری نہیں، بلکہ اتنی جگہ ویسے ہی چھوڑ دے۔
- اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو، یا پٹی کھولنے یا باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو یا کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی عضو پر پلستر کیا ہوا ہو، تو ان تمام صورتوں میں پٹی اور پلستر پر مسح کرنا درست ہے، لیکن اگر پٹی کھولنے میں تکلیف اور نقصان کا خطرہ نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں، بلکہ پٹی کھول کر مسح کرنا چاہیے۔

درس نمبر:9

عورتوں کے مخصوص مسائل

حیض(Menses):

بالغ عورت کو ہر مہینے بغیر کسی بیماری کے جو معمول کا خون آتا ہے، اس کو حیض کہتے ہیں۔

خون کے حیض ہونے کی شرائط:

1. حیض آنے کی عمر ہو۔(کم سے کم 9 سال، اور زیادہ سے زیادہ 55 سال، بشرطیکہ خون سیاہ یا سرخ ہو)
2. حیض کی مدت میں آئے۔(مدت کا بیان آگے ہے)
3. کامل طہر(15 دن)کا وقفہ ہو۔ اگر کامل طہر کا وقفہ نہ ہوا وہ خون حیض نہیں ہو گا۔

نفاس(postpartum bleeding):

بچے کے پیدا ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے، اس کو نفاس کہتے ہیں۔

استحاضہ(abnormal uterine bleeding):

حیض اور نفاس کے علاوہ جو خون آئے وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔(مزید تفصیل مدت کے بیان میں)

مدت کا بیان

مدت حیض:

حیض کی کم سے کم مدت مکمل تین(3)دن اور زیاد سے زیادہ دس(10)دن ہے۔

مدت نفاس:

نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں، زیادہ زیادہ سے چالیس(40) دن ہے۔

استحاضہ کے خون کی مختلف صورتیں

1. وہ خون جو نو سال سے کم عمر کی بچی کو آئے۔
2. پچپن(55) سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے، بشرطیکہ خون سیاہ یا سرخ نہ ہو۔
3. حمل کے دوران جو خون آئے۔
4. حیض کی کم سے کم مدت(یعنی تین دن) سے کم "یا" زیادہ سے زیادہ مدت(یعنی دس دن) سے زیادہ ہو۔
5. نفاس کی اکثر مدت(یعنی چالیس دن) سے زیادہ ہو۔
6. حیض و نفاس کی عادت سے زیادہ ہو اور زیادہ سے زیادہ مدت سے بھی تجاوز کر جائے، تو ایام عادت سے زائد استحاضہ ہو گا۔
7. جو خون پاکی کی کم سے کم مدت(یعنی پندرہ دن) سے بھی کم وقفہ کے بعد آئے۔
8. مُبْتَدِأۃ(یعنی وہ عورت جس کی حیض و نفاس میں پہلی مرتبہ ہو) کا خون جو اکثرِ مدتِ حیض و نفاس سے تجاوز کر جائے۔

درس نمبر:10

احکام حیض ونفاس

حائضہ عورت کی دو قسمیں ہیں:

1. **مُبْتَدِأَہ:** وہ عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہو۔
2. **مُعْتَادَہ:** وہ عورت جس پر بلوغ کے وقت سے حیض اور طہر یا دونوں میں سے کوئی ایک صحیح گزرا ہو۔[18]

احکام مُبْتَدِأَہ

- ❖ دس دن یا اس سے کم خون آئے، اور اس کے بعد پندرہ یا زائد پاک رہے، تو وہ حیض کہلائے گا۔
- ❖ اگر خون دس دن سے اوپر ہو گیا، تو دس دن حیض ہو گا، باقی استحاضہ۔

احکام مُعْتَادَہ:

- ❖ معمول کے مطابق حیض آئے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ عادت کے مطابق حیض ہو گا۔
- ❖ اگر ماہواری عادت کے خلاف آئے، تو اس کی ابتدأ دو(2) صورتیں بنتی ہیں۔

1. عادت کے خلاف آنے والا خون دس(10) سے اوپر ہو جائے۔

2. عادت کے خلاف آنے والا خون دس(10) سے اوپر نہ جائے۔

1. اگر عادت کے خلاف آنے والا خون دس (10) سے اوپر ہو جائے، تو اس کی تین (3) قسمیں بنتی ہیں:

أ. دس دن سے تجاوز کرنے والے خون کا ابتدائی حصہ عادت کے ایام کی بقدر ہو۔

---

[18] **دم صحیح ہونے کی مثال:** کسی عورت کو پانچ(5) دن خون آیا، اور چودہ(14) دن پاک رہی، پھر مسلسل خون جاری ہو گیا۔ **حکم:** اس صورت شروع کے پانچ(5) دن حیض کے ہوں گے، اور بقیہ پچیس(25) دن طہر کے ہوں گے۔ چودہ(14) دن طہر فاسد ہونے کی وجہ سے عادت نہیں بنے گا۔

طہر کے صحیح ہونے کی مثال: گیارہ) 11 (دن خون دیکھا، پندرہ(15) دن پاک رہی، اور پھر مسلسل خون جاری ہو گیا۔ **حکم:** دس دن حیض کے ہوں گے، اور بیس دن پاکی کے شمار ہوں گے۔ ظاہرا پندرہ(15) دن طہر صحیح ہونے کے باجود عادت نہیں بنے گے، کیونکہ دم فاسد ہونے کی وجہ سے طہر بھی فاسد ہو جائے گا، اور اس طرح کا طہر عادت نہیں بنتا۔

مثال: کسی عورت کی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک ہے، اب خلاف معمول پہلی سے گیارہ تک خون آگیا۔

حکم: عدد اور زمانے کے اعتبار سے عادت بر قرار رہے گی، یعنی ابتدائی پانچ دن عادت کے موافق حیض ہو گا، باقی استحاضہ۔

ب. عادت کے ایام میں آنے والا خون حیض کے نصاب (تین دن) کی بقدر ہو۔

مثال: کسی عورت کی پہلی سے پانچ تک عادت تھی، اب خلاف معمول تین سے تیرہ تک گیارہ دن خون آیا۔

حکم: عدد کے اعتبار سے عادت تبدیل ہو جائے گی، زمانے کے اعتبار سے عدد کم ہو کر عادت بر قرار رہے گی۔ جس طرح کہ مذکورہ مثال میں تین سے پانچ تک تین دن حیض ہو گا، باقی استحاضہ۔

ج. عادت کے زمانے میں آنے والا خون حیض کے نصاب (تین دن) کی بقدر نہ ہو۔

مثال: کسی عورت کی پہلی سے پانچ تک عادت تھی، اب خلاف معمول چار سے چودہ تک گیارہ دن خون آیا۔

حکم: اگر عادت کے زمانے میں نصابِ حیض کی بقدر نہ ہو، تو زمانے کے اعتبار سے عادت تبدیل ہو جائے گی، عدد کے اعتبار سے بر قرار رہے گی۔ جس کہ مذکورہ مثال میں چار سے آٹھ دن حیض ہو گا، باقی استحاضہ۔

2. اگر خون دس(10) سے اوپر نہ ہو، تو اس کی دو(2) صورتیں ہیں:

أ. عدد کے اعتبار سے ایام عادت کے مساوی ہو۔

مثال: کسی عورت کو ہر مہینے کی یکم سے پانچ دن تک خون آتا تھا، لیکن پھر کسی مہینے میں کچھ دن گزرنے کے بعد پانچ دن خون آیا۔

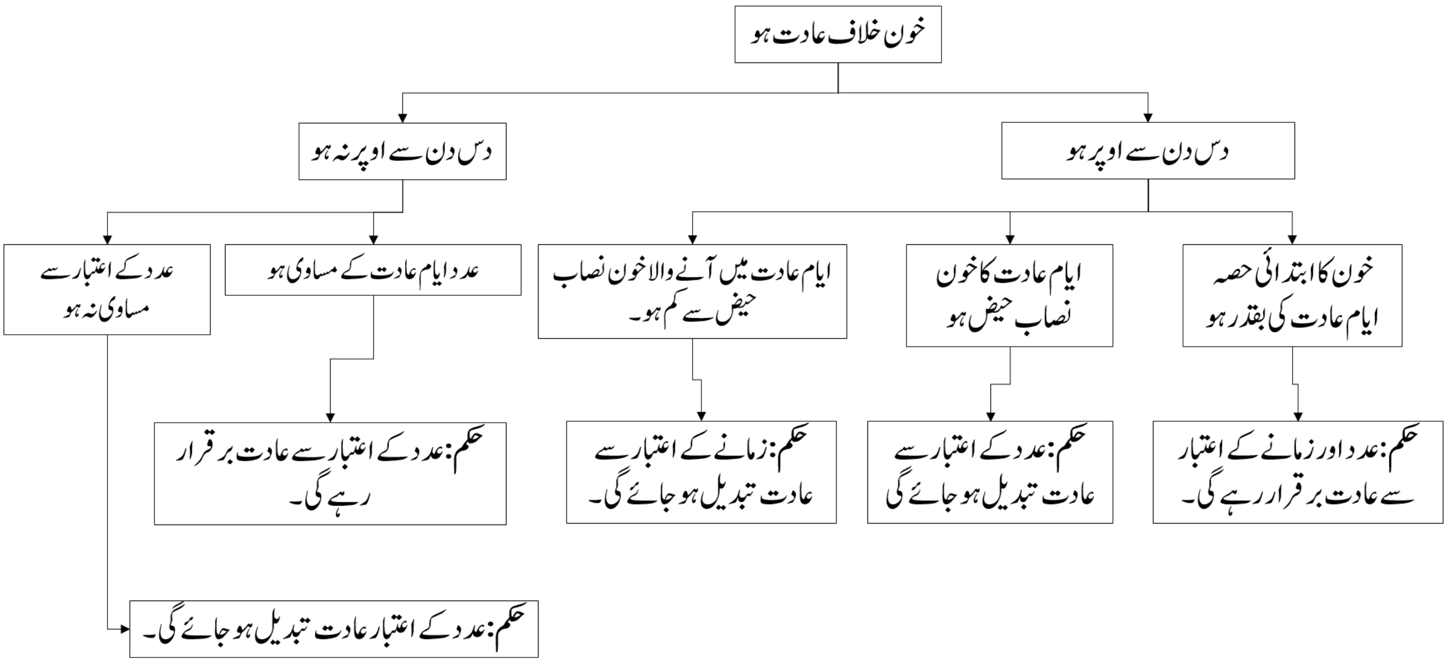
حکم: تو عدد کے اعتبار سے عادت بر قرار ہو جائے گی، لیکن زمانے کے اعتبار سے تبدیل ہو جائے گی۔ جس طرح کہ مذکورہ مثال میں عدد یعنی پانچ دن عادت بر قرار رہے گی، لیکن زمانے کے اعتبار تبدیل ہو جائے، کہ پہلے یکم سے پانچ دن خون آتا تھا، اور اب جس تاریخ (مثلاً چار تاریخ) سے پانچ دن شمار کیے جائیں گے۔

ب. عدد کے اعتبار سے ایام عادت کے مساوی نہ ہو۔

مثال: کسی عورت کے عادت کے ایام چار دن تھے، لیکن کسی ماہ اس کو تین دن "یا" چار دن سے زائد، دس دن سے کم خون آیا۔

حکم: عدد کے اعتبار سے عادت تبدیل جائے گا، زمانے کے اعتبار سے عادت کا تبدیل ہونا ضروری نہیں۔

نوٹ: ان دونوں صورتوں میں آنے والا خون حیض شمار ہو گا بشر طیکہ اس کے پندرہ دن کی پاکی بھی گزر جائے۔ ان دونوں صورتوں میں فرق صرف اتنا ہو گا کہ کبھی عدد کے اعتبار سے عادت بر قرار رہے گی، اور کبھی نہیں ہو گی۔



نفاس والی عورت کی دو قسمیں ہیں:

مُبْتَدِأہ: وہ عورت جس کو پہلی بار نفاس آیا ہو۔

مُعْتَادَہ: وہ عورت جس کی نفاس میں عادت مقرر ہو۔

احکام مُبْتَدِأہ

چالیس دن مکمل یا کم خون نفاس ہو گا، اور اگر خون چالیس دن سے زائد ہو، تو چالیس دن نفاس ہو گا، اور باقی استحاضہ ہو گا۔

احکام مُعْتَادَہ

پہلے جو عادت مقرر ہو چکی ہے، اس کے مطابق آ رہا ہے، تو عادت بر قرار رہے گی۔

اگر معمول کے خلاف آئے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

- خون چالیس دن سے بڑھ جائے، تو عادت کے مطابق نفاس ہو گا، باقی استحاضہ ہو گا۔
- خون عادت سے کم یا زیادہ ہو جائے، لیکن چالیس دن سے نہ بڑھے، تو سارا نفاس ہو گا، اور عادت تبدیل ہو جائے گی۔

درس نمبر:11

حیض ونفاس کے دوران ممنوع کام

1. **حرمۃ الصلاۃ:** نماز پڑھنا ممنوع ہے، خواہ فرض ہو، یا واجب، یا سنت، یا نفل۔ اور بعد میں نماز کی قضاء بھی نہیں۔

2. **حرمۃ القراءۃ:** قرآن پاک کی تلاوت (دیکھ کر "یا" زبانی) کرنا ممنوع ہے، البتہ دعا اور ثنا کی نیت سے کوئی آیت پڑھنا جائز ہے، بشر طیکہ مضمون دعا کا ہو۔ معلمہ بچیوں کو حرف توڑ توڑ کر اس طرح پڑھائے کہ وہ تلاوت نہ بننے پائے۔ جیسے (الحمد) ایک سانس میں (اللہ) ایک سانس میں (رب) ایک سانس میں (العالمین) ایک سانس میں پڑھے

3. **عدم وجوب سجدۃ التلاوۃ:** آیت خود پڑھے یا کسی سے سنے، سجدہ تلاوت واجب نہ ہو گا۔

4. **حرمۃ الدخول فی المسجد:** مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، اسی لیے طواف کرنا بھی ممنوع ہے۔

5. **حرمۃ الاعتکاف:** اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

6. **حرمۃ الجماع:** صحبت کرنا جائز نہیں۔

احکام استحاضہ

استحاضہ نکسیر کی طرح حدث اصغر (چھوٹی ناپاکی) ہے، اور حدث اصغر سے مراد ایسی ناپاکی ہے جس کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہو۔

حدث اصغر کی دو قسمیں ہیں۔

1) نماز کے پورے وقت کو گھیرے۔ پورے وقت کو گھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ عذر کے بار بار لاحق ہونے کی وجہ سے اتنا وقت بھی نہ ملے کہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے، تو ایسا شخص شرعاً معذور (عذر والا) کہلاتا ہے۔

معذور کا حکم

معذور جب ایک مرتبہ وضو کر لیتا ہے، تو اسی عذر کے بار بار آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور جس وقت میں وضو کیا، اس وقت میں اس وضو سے ہر قسم کی نماز اور تلاوت کر سکتا ہے۔ البتہ اگر اس عذر کے علاوہ کوئی اور چیز وضو کو توڑنے والی لاحق ہو جائے یا فرض نماز کا وقت گزر جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

معذور کے کپڑوں کا حکم:

معذور کے کپڑوں پر ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ نجاست لگ جائے، اور معذور کو یہ یقین ہو کہ کپڑے دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک ددبارہ ناپاک نہیں ہوں گے، تو دھونا ضروری ہے، اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا یقین ہے تو پھر دھونا ضروری نہیں ہے۔

اصول:

معذور والا حکم اس وقت لاگو ہوگا، جب سے وہ عذر شروع ہوا، اور معذور کا حکم اس وقت ختم ہوگا، جب سے وہ عذر لاحق ہونا بند ہوا۔

2) پورا وقت نہ گھیرے۔

حکم: اگر حدث نے پورے وقت کو گھیرا ہوا نہ ہو یعنی نماز کے وقت میں عذر لاحق ہوئے بغیر اتنا وقت مل جائے کہ وضو کرکے فرض ادا کیا جاسکے، تو ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرنا ضروری ہے، اگر نماز کے دوران حدث ظاہر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

حیض کے متفرق جدید مسائل

مانع حیض دواء کے استعمال کا حکم:

عورت کو ماہ واری آنا فطرت کا حصہ اور عورت کی صحت و تن دُرستی کی علامت ہے، نیز اسے روکنا طبی نقطۂ نگاہ سے عموماً مضر ہے، اور شریعت نے ان ایام میں اَحکام کے اعتبار سے سہولت دی ہے؛ لہٰذا دوا وغیرہ کے ذریعے بتکلف حیض کو روکنا مناسب نہیں ہے، تاہم دوا کے استعمال کی دو صورتیں ہیں:

1) اگر حیض کے دن شروع ہو جائیں اور تین دن گزر جائیں، اس کے بعد حیض کے روکنے کی دوا لی جائے تو یہ دن بھی حیض میں شمار ہوں گے۔

2) اگر حیض کے دن ابھی تک شروع نہیں ہوئے اور شروع ہونے سے پہلے حیض کے روکنے کی دوالی جائے تو یہ دن حیض میں شمار نہیں ہوں گے، قرآن کی تلاوت، نماز کی ادائیگی اور روزہ اور ازدواجی تعلق جائز ہوگا۔[19]

بچہ دانی نکالنے کے بعد آنے والے خون کا حکم

اگر کسی عورت کی بچہ دانی خراب ہونے کی وجہ سے نکال دی جائے، تو طبی تحقیق کے مطابق حیض جاری نہیں رہ سکتا، اسی لیے اگر بچہ دانی نکالنے کے بعد بھی خون آتا ہے تو یا تو وہ خون اس وجہ سے آئے گا کہ بچہ دانی کا کوئی جزء اندر باقی ہے، اگر میڈیکل ٹیسٹ سے پتہ چل جائے کہ بچہ دانی کا کوئی جزء باقی ہے تو اس صورت میں آنے والے خون کو حیض قرار دیا جائے گا، بشرطیکہ وہ کم سے کم تین دن آئے، اور اگر میڈیکل ٹیسٹ سے یہ معلوم ہو جا کہ مکمل بچہ دانی نکالی جاچکی ہے، تو اس صورت میں آنے والے خون کو استحاضہ قرار دیا جائے گا۔ نیز یہی تفصیل نفاس میں بھی ہوگی۔[20]

اسقاط حمل کے بعد آنے والے خون کا حکم

حاملہ عورت کا حمل ضایع ہونے کی صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر بچے کے اعضاء میں سے کسی عضو (مثلاً: ہاتھ، پیر، انگلی یا ناخن وغیرہ) کی بناوٹ ظاہر ہوچکی ہو تو یہ عورت نفاس والی ہو جائے گی، اس حمل کے ساقط ہونے کے بعد نظر آنے والا خون نفاس کا خون کہلائے گا، لیکن اگر بچے کے اعضاء میں سے کسی بھی عضو کی بناوٹ ظاہر نہ ہوئی ہو تو پھر اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، یعنی عورت نفاس والی نہیں بنے گی اور اس حمل کے ضائع ہونے کے بعد نظر آنے والا خون نفاس بھی نہیں کہلائے گا، بچے کے اعضاء کی بناوٹ ظاہر ہونے کی مدت فقہاء نے چار مہینے لکھی ہے، لہٰذا جو حمل چار مہینے پورے ہونے پر یا چار مہینے کے بعد ضائع ہو جائے تو اس کے بعد نظر آنے والا خون نفاس ہوگا، لیکن اگر حمل چار مہینے مکمل ہونے سے پہلے ضایع ہو جائے تو اس حمل کا اعتبار نہیں ہوگا، اس صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر کم از کم تین دن تک خون آیا اور اس

---

[19] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144107200066

[20] افضل التطبیق العصر علی مسائل القدوری، ص8، 196، مفتی محمد افضل

سے پہلے ایک کامل طہر بھی گزر چکا ہو تو یہ حیض کا خون شمار ہو گا، لیکن اگر حمل ضائع ہونے کے بعد تین دن سے کم خون آیا تو یہ خون حیض بھی شمار نہیں ہو گا بلکہ استحاضہ ہو گا۔[21]

[21] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر:144501100456

نماز کے مسائل

درس نمبر:12

یومیہ ممنوع اوقات

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا منع ہے، وہ پانچ ہیں:

1. نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد سے لیکر سورج طلوع ہونے تک۔

حکم:

صرف نفل نماز مکروہ ہے، قضاء نماز، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ادا کیا جاسکتا ہے۔

2. عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک۔

حکم:

صرف نفل نماز مکروہ ہے، قضاء نماز، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ادا کیا جاسکتا ہے۔

3. سورج طلوع ہونے کا وقت۔

حکم:

کسی قسم کی نماز جائز نہیں۔

4. سورج کے زوال کے وقت (یعنی جس وقت سورج بالکل درمیان میں ہو)

حکم:

کسی قسم کی نماز جائز نہیں۔

5. سورج غروب ہونے کے وقت

حکم:

کسی قسم کی نماز جائز نہیں، البتہ اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہوئی ہو، تو وہ ادا کی جاسکتی ہے۔

نوٹ:

اگر کوئی چیز واجب ہی ان تین اوقات میں ہوئی ہو تو اس کو کراہت کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے، مثلاً آیت سجدہ تلاوت کی ،اور سجدہ ادا بھی کر دیا، تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گا، اسی طرح جنازہ لاتے
ہوئے تاخیر ہو گئی، اور ان تین اوقات میں سے کوئی وقت آ گیا، تو جنازہ کراہت کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔

مختلف مکروہ اوقات

- جمعہ کے دن خطبہ کے وقت سنت و نفل نماز مکروہ ہے۔

اقامت کے دوران، لیکن فجر کی سنتیں اقامت کے بعد جماعت فجر کے ملنے کے یقین کے ساتھ بلا کراہت جائز ہیں۔ یعنی اگر فجر کی اقامت ہو جائے اور کسی شخص نے سنتیں نہ پڑھی ہوں، اور اس کو یہ یقین ہو کہ میں سنتیں پڑھ کر آخری قعدہ میں امام سے مل لوں گا ،تو وہ سنتیں ادا کرلے، اور اگر یہ یقین نہ ہو تو سنتیں چھوڑ کر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے، اور سورج طلوع ہونے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد سنتیں ادا کرلے۔ فجر کی سنتوں کے علاوہ کسی اور نماز کی سنتیں یا نفل اقامت ہو جانے کے بعد جائز نہیں۔

نوٹ: جماعت شروع ہونے کے بعد یہ فجر کی سنتیں امام سے جتنا دور ادا ہو سکتی ہوں، ادا کرے۔

- نماز عید سے پہلے، اور نماز عید کے بعد عیدہ گاہ نفل نماز پڑھنا۔
- کھانا موجود ہو، اور سخت بھوک ہو۔
- پیشاب وغیرہ کے تقاضے کے وقت۔

درس نمبر:13

نماز کے فرائض

نماز میں تیرہ (13) فرائض ہیں، کچھ نماز سے پہلے پائے جاتے ہیں، ان کو شرائط کہا جاتا ہے، اور کچھ نماز کے اندر پائے جاتے ہیں، ان کو ارکان کہا جاتا ہے۔

شرائط نماز:

1) بدن کا پاک ہونا (نجاست حقیقیہ اور نجاست حکمیہ سے۔ تفصیل سبق نمبر 1 میں)

2) کپڑوں کا پاک ہونا (نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ)

3) ستر کا ڈھانپنا۔

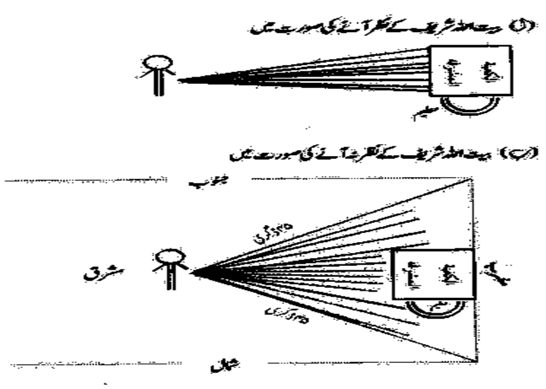
مرد کا ستر ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں تک، ناف ستر میں داخل نہیں، گھٹنے ستر میں داخل ہے۔ اور عورت کے ستر میں چہرے، ہتھیلیوں، پاؤں کے علاوہ پورا بدن داخل ہے۔

اگر کسی شخص کے ستر کا چوتھائی حصہ ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی) کھلا رہا، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

4) جگہ کا پاک ہونا۔ یعنی پیشانی، ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں رکھنے کی جگہ پاک ہو۔

5) نماز کا وقت ہونا۔

6) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔



جو شخص بیت اللہ کے سامنے نماز پڑھ رہا ہو، بالکل بیت اللہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، اور جس شخص کو بیت اللہ نظر نہیں آرہا، تو اس کے لیے بیت اللہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، لیکن اگر بیت اللہ سے پینتالیس ڈگری دائیں طرف یا پینتالیس ڈگری بائیں ہو جاتا ہے، تو بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی جگہ چلا جاتا ہے، کہ جہاں پر اس کو معلوم نہیں کہ قبلہ کس طرف ہے، تو سب سے پہلے اس کو وہاں موجود لوگوں سے معلوم کرنا چاہیے کہ قبلہ کس طرف ہے، اور وہاں پر کوئی بتانے والا نہیں ہے، تو ایسی صورت میں یہ سوچ وبچار کرکے قبلہ کی تعیین کرے، اور اس طرف نماز پڑھے، اور اگر بعد میں پتہ چلا کہ میرا قبلہ درست تھا، پھر تو کوئی حرج نہیں، اور اگر قبلہ درست نہیں تھا، تو بھی کوئی حرج نہیں، کیوں کہ سوچ وبچار کے بعد نماز ادا کی ہے، اس لیے نماز درست ہو جائے گی۔

اور اگر قبلہ متعین کرنے کے لیے سوچ وبچار کیے بغیر نماز پڑھ لی، اور بعد میں پتہ چلا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، تو نماز درست نہیں ہو گی۔

7) نیت کرنا۔یعنی فرض کی کی تعیین کرنا ضروری ہے کہ یہ کون سے فرض ادا کیے جارہے ہیں، لیکن سنت اور نوافل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، تعیین کرنا ضروری نہیں کہ یہ کون سے سنت ہیں، یا کون سے نفل ہیں، البتہ فجر کی سنت اور نذر کے نوافل میں تعیین کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

ارکان نماز:

1) تکبیر تحریمہ ۔یعنی ایسے کلمے سے نماز شروع کرنا جس میں اللہ کی تعظیم، ذکر، اور بڑائی پائی جاتی ہو، جیسے اللہ الکبیر، سبحان اللہ۔ البتہ خاص لفظ اللہ اکبر سے نماز شروع کرنا یہ واجب ہے، اگر بھول کر اس کے علاوہ کسی اور لفظ سے نماز شروع کی، تو فرض ادا ہو جائے گا، لیکن واجب رہ جانے کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہو گا۔

2) قیام کرنا۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو، اور کم سے کم مقدار یہ ہے کہ جب نمازی کھڑا ہو، تو اس کے گھٹنوں تک نہ پہنچے۔

3) قرات کرنا۔ قرآن کی تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت تلاوت کرنا۔

4) رکوع کرنا۔

5) دو سجدے کرنا۔

6) قعدہ اخیر میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔یعنی تین،چار رکعات والی نمازوں میں قعدہ اخیرہ فرض ہے۔اور نفل نماز اگر چار رکعات والی ہے تو اس میں قعدے فرض ہیں۔

جہاز اور ٹرین میں نماز پڑھنے کا حکم

ہوائی جہاز (ٹرین) میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے میں بھی استقبالِ قبلہ اور قیام شرط ہے، ان دو شرطوں میں سے کوئی ایک شرط اگر عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز ادا نہیں ہو گی، البتہ سنن ونوافل قیام کے بغیر بھی ادا ہو جاتی ہیں۔

اگر ہوائی جہاز میں فرض یا واجب نماز قبلہ رو، کھڑے ہو کر، فرش پر رکوع، سجدے کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہ ہو تو فی الحال "تشبہ بالمصلین" (نمازیوں کی مشابہت اختیار) کرلے یعنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی اشارے سے نماز پڑھ لے، پھر ایئرپورٹ پہنچنے پر جس نماز کا وقت باقی ہو اُس کا اعادہ کرلے اور باقی نمازوں کی قضا کرلے۔[22]

[22] دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر:144110201048

درس نمبر:14

نماز کے واجبات

نماز میں پندرہ(15)واجبات ہیں:

قیام سے متعلق واجبات:

1. تکبیر تحریمہ کا خاص (اللہ اکبر) کے ساتھ ہونا۔
2. فرض کی پہلی دو رکعتوں کو قرآت کے لیے متعین کرنا، فرض کے علاوہ نمازوں کی تمام رکعتوں میں قرآت کرنا واجبات میں سے ہے۔
3. فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ، ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے لیکن فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔
4. فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ، ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانا۔
5. سورۃ فاتحہ کو سورت سے مقدم کرنا۔

قومہ اور جلسہ سے متعلق واجبات

1. قومہ کرنا(یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا)۔
2. جلسہ کرنا(یعنی دونوں جلسوں کے درمیان بیٹھنا)۔

تشہد سے متعلق واجبات

1. قعدہ اولی میں تشہد کی مقدار بیٹھنا واجب ہے (قعدہ ثانیہ میں واجب ہے)۔
2. دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

تعدیل و ترتیب سے متعلق واجبات

1. تعدیل ارکان (یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا)۔
2. ترتیب کا خیال رکھنا (یعنی قرآت، رکعات وغیرہ میں ترتیب قائم کرنا)۔

امام سے متعلق واجبات

امام کے لیے ظہر اور عصر میں آہستہ آواز میں قرآت کرنا، اور اس کے علاوہ فجر، مغرب، عشاء، تراویح اور وتر کی جماعت میں بلند آواز سے قرآت کرنا واجب ہے۔

مختلف واجبات

1. وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا، اور دعائے قنوت پڑھنا۔ (کوئی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے، البتہ اللھم انا نستعینک والی دعا افضل ہے)۔
2. لفظ سلام کے نماز ختم کرنا (یعنی جب نماز ختم کرے، تو السلام کا لفظ واجب ہے)۔

درس نمبر:15

نماز کی سنتیں و مستحبات

نماز میں اکیس (21) سنتیں ہیں:

تکبیر سے متعلق:

1. اگر نماز پڑھنے والا مرد ہو، تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا، اور اگر نماز پڑھنے والی عورت ہو، تو دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھانا۔
2. دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی، اور قبلہ رخ رکھنا۔
3. تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔
4. امام کا تکبیر تحریمہ، اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تکبیرات بقدر بلند آواز میں کہنا۔

قیام سے متعلق سنتیں:

1. اگر نماز پڑھنے والا مرد ہو، تو اپنے دائیں ہاتھ ہو بائیں ہاتھ پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر کلائی کو پکڑے، اور پھر ناف کے نیچے رکھے، اور عورت دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر رکھے۔
2. ثناء پڑھنا۔
3. تعوذ پڑھنا۔
4. تسمیہ پڑھنا
5. فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔
6. آمین کہنا
7. ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ آواز میں کہنا۔

8. سنت کے موافق قرآن کی مقدار پڑھنا۔(یعنی فجر اور ظہر میں سورۃ الحجرات سے لیکر سورۃ البروج تک، ان کو طوال مفصل کہا جاتا ہے، عصر اور عشاء میں سورۃ الطارق سے سورۃ البینۃ پڑھنا، ان کو اوساط مفصل کہا جاتا ہے، مغرب میں سورۃ الزلزال سے لیکر سورۃ الناس تک پڑھنا، ان کو قصار مفصل کہا جاتا ہے)

رکوع اور سجدہ سے متعلق سنتیں

1. رکوع اور سجدہ میں کم از کم تین بار تسبیحات پڑھنا۔
2. رکوع میں سر پیٹھ کو ایک سیدھ میں رکھنا، اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورت صرف اتنا جھکے کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دے۔
3. قومہ میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ کہنا، اور مقتدی کو ربنالک الحمد کہنا، منفرد (اکیلا) کو دونوں کہنا۔
4. سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھنا، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔ اگر سجدہ کرنے والا مرد ہو تو وہ سجدہ ایسے طریقے سے کرے کہ اس کا پیٹ رانوں سے جدا ہو، اور بازوں پہلوؤں سے جدا ہوں، اور اگر سجدہ کرنے والی عورت ہو تو وہ سمٹ کر سجدہ کرے، کہ پیٹ رانوں سے ملالے، اور بازوں پہلوؤں سے ملالے۔

قعدہ سے متعلق سنتیں

1. مرد کے لیے دائیں پاوں کو کھڑا کرنا، اور بائیں بچھا کر اس پر بیٹھنا، اور عورت کے لیے دونوں پاؤں دائیں نکال کر، اور خود ایک جانب ہو کر بیٹھ جانا۔
2. تشہد میں اشھد ان لا الہ پر شہادت کی انگلی کھڑی کرنی ہے، اور الا اللہ پر نیچے کرلی لینی ہے، اور ساتھ میں انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے حلقہ بنالینا ہے، اور نماز کے آخر تک اسی ہیئت پر برقرار رکھنی ہے۔
3. قعدہ اخیر میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔
4. پہلے دائیں طرف، پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

مستحبات

1. دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کی مقدار یا اس کے قریب قریب فاصلہ چھوڑنا۔

2. ہر رکعت میں جب الحمدللہ کے بعد سورت ملائے تو اس سے پہلے « بسم اللہ » پڑھنا۔
3. تکبیر تحریمہ کے وقت جب کوئی عذر نہ ہو تو دونوں ہاتھ چادر وغیرہ نے نکال کر اٹھانا۔
4. منفرد (اکیلا) کو رکوع و سجود میں تین مرتبہ سے زائد لیکن طاق عدد میں تسبیح پڑھنا۔
5. جمائی کو روکنے کی کوشش کرنا اور اگر کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کو پشت کی طرف سے رکھنا۔
6. دونوں سجدوں کے جلسے میں « اللھم اغفر لی وارحمنی، واھدنی، وارزقنی وعافنی » یا صرف « اللھم اغفر لی » پڑھنا
7. قنوت میں خاص « اللھم انا نستعینک » پڑھنا۔
8. جب کھڑا ہو تو اپنی نگاہ سجدے کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، اور سجدے میں ناک پر، اور جلسے اور قعدہ میں گود میں اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر ڈالے۔

درس نمبر:16

نماز کے مفسدات

نماز توڑنے والی چیزیں مفسدات کہلاتی ہیں، اور نماز کے مختلف مفسدات ہیں:

I. ایسا کام کرنا جو نماز کے افعال میں سے نہ ہو (یعنی فرائض، وواجبات، سنتوں، اور مستحباب میں سے نہ ہو)۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں:

۱) نماز میں بولنا۔ یعنی نماز میں منہ سے کسی کے سلام کا جواب دینا، بری خبر سن کر انااللہ پڑھنا، درد یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اف کہنا، یا کسی کے ساتھ بات کرنا۔

۲) عمل کثیر کرنا

الف) نماز میں ایسا کام کرنا کہ جس شخص کے سامنے نماز شروع نہ کی ہو، وہ دیکھ کر سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔

ب) ہر وہ کام جو عموما دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہے، مثلا عمامہ باندھنا، قمیص پہننا، لنگی باندھنا۔ اگر چہ یہ کام ایک ہاتھ سے کیا جائے۔

ج) عمل اگر چہ تھوڑا ہو، لیکن ایک رکن یا ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی) کرنے وہ عمل کثیر بن جاتا ہے۔

یعنی ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی) میں تین مختلف حرکات کے ساتھ کھجلایا، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر ایک ہی مرتبہ ہاتھ رکھ کر مسلسل کھجلاتا رہا تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔

اور اگر نماز میں کال آئی، اور نمازی نے ایک رکن کی مقدار میں تین مرتبہ کال آنے پر کاٹی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۳) نماز میں کھانا، پینا۔

اگر کسی شخص نے نماز سے پہلے کھانا کھایا، اور نماز کے دوران ان کے ذرات نگل لئے، اگر وہ چنے کے برابر ہوئے تو نماز ٹوٹ جائے گا۔

۴) نماز میں دو صفوں کی مقدار برابر چلنا۔

اگر اگلی صف سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے، تو پچھلی صف میں موجود آدمی کو چاہئے کہ وہ چل کر صف مکمل کر لے، اگر پیچھے سے کوئی آگے نہ آئے تو اطراف والے نمازی صف کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

II. فرائض میں کوئی فرض چھوڑ دینے کہ وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

نماز کے مکروہات

سر سے متعلق:

1. سستی اور بے پرواہی کی وجہ ننگے سر نماز پڑھنا۔
2. بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیاں باندھنا۔
3. اگر عورتیں چٹیاں بنا کر گردن پر رکھیں تو جائز ہے، البتہ سر کے اوپر بنا کر رکھنا درست نہیں۔
4. سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔
5. آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا، لیکن اگر خشوع و خضوع کے لیے بند کی جائیں تو درست ہے۔

منہ کے متعلق

1. نماز میں منہ اور ناک ڈھانپ لینا۔
2. قصداً جمائی لینا، یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

سینہ سے متعلق

1. انگڑائی لینا۔
2. اس طرح کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی میں ہاتھ نہ نکل سکیں۔

کمر سے متعلق

1. کمر، کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔
2. پائخانہ، پیشاب کی شدت کے وقت نماز پڑھنا۔

ہاتھوں سے متعلق

1. انگلیاں چٹخانہ یا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔
2. آیتیں، سورتیں، تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا۔
3. کنکریاں ہٹانا، اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

قیام سے متعلق

1. کسی کے منہ کی طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔
2. اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا۔

جلسہ سے متعلق

1. بلا عذر چار زانو بیٹھنا۔
2. اکڑوں بیٹھنا۔

سجدہ سے متعلق

1. کہنیوں کو بچھا کر نماز پڑھنا۔ اگر ضرورت ہو تو کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ سہارا دے سکتا ہے۔

امام سے متعلق

1. ایک ہاتھ شرعی (تقریباً ڈیڑھ فٹ) اکیلا مقتدیوں سے اونچا نہ ہو۔ اگر کوئی عذر ہو تو ایک صف امام کے پیچھے بنالی جائے، تو مکروہ نہیں ہو گا۔
2. محراب کے اندر کھڑا ہونا۔

کپڑوں سے متعلق

1. سدل کرنا(یعنی غیر معروف طریقے سے کپڑے پہننا)۔
2. مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے سمیٹنا۔
3. کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔
4. جاندار کی تصویر والے کپڑے پہننا۔
5. نمازی کے اوپر، سامنے، دائیں، بائیں یا سجدہ کی جگہ میں تصویر ہونا۔
6. معمولی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا(یعنی ایسے کپڑے پہننا کہ جو پہن کر شرفاء کے مجمعے میں نہ جایا جا سکتا ہو، اور اسی طرح عموما مساجد میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں، وہ بھی پہننا مکروہ ہے)۔

متفرق

1. خلاف سنت نماز پڑھنا۔

جدید متفرق مسائل

دوران نماز کال آنے کی صورت کا حکم

نماز کے دوران کال آجاتی ہے، اور موبائل کی رنگ ٹون بجنا شروع ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے خود کی نماز کے ساتھ دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے ایسا شخص دوران نماز ہی ایک ہاتھ کی مدد سے موبائل بند کر دے، تاکہ نماز کا خشوع و خضوع باقی رہے، دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کریں، ورنہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے۔[23]

[23] فاضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری، ص313

درس نمبر:17

سجدہ سہو کے احکام

نماز میں چار قسم کے افعال پائے جاتے ہیں، فرض، واجب، سنت و مستحب۔

سنت و مستحب کے میں غلطی ہو جانے کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔ صرف اور فرض اور واجب میں غلطی کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔

فرض میں غلطی کی چار صورتیں بنتی ہیں:

1. فرض سرے سے ادا ہی نہیں کیا، مثلاً رکوع چھوڑ دیا۔
2. فرض اپنے مقام سے پہلے ادا کر دیا، مثلا سجدہ رکوع سے پہلے ادا کر دیا۔
3. فرض کو اپنے مقام سے موخر کر دیا، مثلاً رکوع کو سجدہ کے بعد ادا کر دیا۔
4. فرض دوبار (تکرار) ادا کر دیا، مثلاً دو رکوع ادا کر دیئے۔

واجب میں غلطی کی پانچ صورتیں بنتی ہیں:

1. واجب سرے سے ادا ہی نہیں کیا، مثلاً فاتحہ نہیں پڑھی۔
2. واجب اپنے مقام سے پہلے ادا کر دیا، مثلا سورت، فاتحہ سے پہلے پڑھ دی۔
3. واجب اپنے مقام کے بعد ادا کر کیا، مثلاً سورت قیام کے بجائے رکوع میں پڑھ دی۔
4. واجب دوبار (تکرار) ادا کر دیا، مثلاً التحیات دو مرتبہ پڑھ دی۔
5. ایک واجب کو دوسرے واجب سے تبدیل کر دیا، مثلاً امام نے ظہر اور عصر میں تین یا زیادہ آیتیں اونچی آواز میں پڑھ دی۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

آخری رکعت میں صرف التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیر کر، دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر، نماز ختم کر دے۔

اصول:

سجدہ سہو امام کی وجہ سے مقتدی پر لازم ہو گا، لیکن مقتدی کی کسی غلطی کی وجہ نہ مقتدی پر لازم ہو گا، اور نہ ہی امام پر۔

اصول:

نماز میں کئی غلطیاں ایسی ہو جائیں کہ جن سے سجدہ سہو لازم ہو تا ہے، تو ان سب کی طرف سے ایک ہی سجدہ سہو کافی ہو گا، اسی طرح اگر سجدہ سہو کرنے کے بعد کوئی ایسی غلطی ہو جائے کہ جس سے سجدہ سہو لازم ہو تا ہے، تو دوبارہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔

درس نمبر:18

سفر کے احکام

شرعی مسافر بننے کی شرائط:

1. 46 میل / 77.25 کلو میٹر کا سفر ہو۔[24]
2. مذکورہ بالا مقدار کی بقدر سفر کی نیت سے نکلنا۔

جس شخص میں یہ دو شرائط پائی جائیں گی، وہ شرعی مسافر بن جائے گا، لیکن سفر کا حکم (یعنی قصر کرنا) کب شروع ہو گا، اس میں تفصیل ہے۔

قصر نماز کی ابتداء:

اگر کوئی شخص 77.25 کلو میٹر کی بقدر سفر کی نیت سے اپنی بستی یا شہر کی حدود سے نکل جائے، تو وہ اس کے لیے قصر نماز مشروع ہو جائے گی۔

قصر نماز کی انتہاء (یعنی قصر نماز کب تک پڑھتا رہے گا):

دوسرے علاقے میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی صورت میں واپس اپنی بستی یا شہر کی حدود میں داخل ہونے تک مسافر رہے گا، یعنی قصر کرتا رہے گا۔

ایک ہی مقام پر پندرہ دن یا زائد ٹھہرنے کی صورت میں دوسری بستی یا شہر کی حدود میں حدود میں داخل ہونے تک مسافر رہے گا۔

دوران سفر نماز کا حکم:

[24] یاد رہے کہ مذکورہ مقدار کا شمار اسی جگہ سے شروع ہو گا، جس جگہ سے مسافر نے سفر شروع کیا ہے، چاہے وہ گھر ہو، یا مسجد ہو، یا ایئرپورٹ اور ریلوے اسٹیشن ہو، یا کوئی اور جگہ ہو، اگرچہ حدود شہر اس کے بعد ختم ہوتے ہوں، اور مسافت سفر کی انتہاء وہاں ہو گی، جس جگہ مسافر نے جانا ہے، اگرچہ اس شہر کی حدود اس جگہ سے پہلے ہی شروع ہو جائیں، البتہ سفر کے احکام حدود شہر سے نکلنے کے بعد ہی شروع ہوں گے۔ دار الافتاء دار العلوم کراچی، فتوی نمبر: 1904 / 2

جو شخص شرعی مسافر بن جائے، تو وہ ظہر، عصر اور عشاء کی چار کے بجائے دو رکعتیں پڑھے گا، پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیتا ہے، تو دیکھا جائے گا کہ اس نے دو رکعتوں پر پڑھی تھی یا نہیں، اگر پڑھی تھی ایسی صورت میں آخر میں سجدہ سہو کر لے، تو پہلے دو فرض ہو جائیں گے، اور آخری دو نفل ہو جائیں۔

اور اگر دو رکعتوں پر قعدہ نہیں کیا تھا، تو ایسی صورت میں چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی، اور فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے۔

اور سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو، تو فجر کی سنتوں کے علاوہ دوسری سنتیں چھوڑ دینا درست ہے، اور اگر جلدی نہ ہو، اور نہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جانے کا ڈر ہو، تو ایسی صورت میں سنتیں پڑھنی چاہیئے۔

فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہو گی، بلکہ جس طرح عام حالت میں ان کو پورا پڑھا جاتا ہے، اسی طرح سفر میں ان کو پورا پڑھا جائے گا۔

وطن کی اقسام اور ان کا حکم:

وطن کی تین قسمیں ہیں:

1) وطن اصلی 2) وطن اقامتی 3) وطن سکنی

وطن اصلی سے مراد جہاں پر انسان پیدا ہوا ہو، یا جہاں انسان کے اہل وعیال رہتے ہوں۔

وطن اقامتی سے مراد وہ جگہ جہاں پر انسان پندرہ دن یا زائد ٹھہرنے کی نیت کرے۔

وطن سکنی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر انسان شرعی مسافر ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر کسی جگہ کو وطن اصلی بنا لے، تو جب وہ پہلے والے وطن میں آئے گا، تو وہاں پر قصر کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص وطن اصلی کو بالکل چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا، بلکہ وہاں پر بھی آنے جانے کا ارادہ رکھتا ہے، تو وہاں جب بھی جائے گا، تو مکمل نماز پڑھے گا۔

خواتین کے مسائل

اگر کوئی عورت 77.25 کلو میٹر سفر کا ارادہ کرے، تو اس کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں، اور اگر سفر اس کے کم ہو تو محرم کے بغیر سفر کرنا جائز تو ہے، لیکن بہتر نہیں ہے۔

اگر کوئی عورت 77.25 کلو میٹر سفر کے ارادے سے نکلی، لیکن وہ مخصوص ایام میں تھی، تو مسافر شمار نہیں ہو گی، پاک ہونے کے بعد مکمل نماز پڑھے گی، البتہ جہاں پاک ہوئی، وہاں سے آگے دیکھا جائے گا کہ 77.25 کلو میٹر سفر باقی ہوا، تو وہ مسافر شمار ہو گی، ورنہ نہیں۔

مسافر مقیم کب بنے گا؟

1. ایک ہی جگہ پندرہ دن یا زائد کی نیت کر لی تو مقیم ہو جائے گا۔
2. وطن اصلی میں داخل ہو گیا تو مقیم بن جائے گا۔
3. ایسی جگہ سے واپسی کا ارادہ کر لینا، جو اس کے وطن سے 48 میل / 77.25 کلو میٹر سے کم فاصلہ پر ہو۔

منزل مقصود کے دو راستے ہوں، اور ایک کا سفر حد شرعی سے کم ہونے کی صورت میں سفر کا حکم

اگر کسی مقام کی مسافت سفر کرنے میں مختلف ہو، یعنی کسی ایک راستے سے سفر شرعی کی مقدار بنتا ہو، اور دوسرے راستے سے سفر شرعی نہ بنتا ہو، تو جس راستے سے سفر کیا جائے گا، قصر و اتمام میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا، یعنی جس راستے کی مسافت شرعی مقدار کی بقدر ہو، اس سے سفر کرتے وقت مسافر پر سفر کے شرعی احکام لاگو ہوں، اور جس راستے کی مسافت شرعی مقدار کی بقدر نہ ہو، اس سے سفر کرتے وقت مسافر پر شرعی سفر کے احکام لاگو نہیں ہوں۔[25]

جائے ملازمت میں اقامت کا مسئلہ

اگر ملازم نے ایک مرتبہ اپنی ملازمت کی جگہ پر پندرہ دن قیام کی نیت نہ کی ہو، تو پندرہ دن سے کم کی نیت سے جانے کی صورت میں مسافر رہے گا، اور نماز قصر کر کے پڑھتا رہے گا، یعنی چار رکعت والی نماز اگر اکیلے پڑھ رہا ہو تو دو رکعت پڑھے گا۔

---

[25] افضل التطبیق العصری علی مسائل القدوری، ص 337

اور اگر ایک مرتبہ بھی ملازم نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی، اگرچہ عملاً پندرہ دن قیام کا موقع نہ ملا ہو، تو اس صورت میں وہ جائے ملازمت اس کے لیے وطن اقامت بن جائے گا۔[26]

[26] دار الافتاء دار العلوم کراچی، فتوی نمبر:1620/92

درس نمبر:19

معذور کے احکام

معذور کی تعریف:

ہر وہ شخص جسے ایسا کوئی عذر لاحق ہو کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کا وضو برقرار نہیں رہتا، اور اس کو پاکی کا اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے۔

مثلاً کسی شخص کو مسلسل نکسیر آ رہی ہے، یا مسلسل پیشاب کے قطرے آتے ہیں، یا زخم سے مسلسل خون رس رہا ہے کہ اس کو پاکی کا اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو کر کے صرف فرض نماز پڑھ سکے، تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔

معذور کا حکم:

ایسا شخص نماز کا وقت آنے پر ایک دفعہ وضو کر لے، تو اس وضو سے اس کے لیے اس نماز کے وقت کے اندر تمام عبادات (فرائض ،نوافل وغیرہ) جائز ہو جائیں گی، خواہ باقی وقت میں مسلسل وہ عذر اس کو لاحق ہوتا رہے۔

لیکن اگر اس عذر کے علاوہ کسی اور وجہ وضو توڑنے والی پائی گی، تو وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً کوئی شخص پیشاب کے قطروں کی وجہ سے معذور قرار دیا گیا، اور اس کا خون نکل آئے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

معذور کے حکم کی مدت:

ایک وقتِ نماز میں اگر کوئی معذور ہو گیا، تو وہ اس وقت تک معذور سمجھا جائے گا، جب تک اس پر کسی نماز کا مکمل وقت اس طرح نہ گزر جائے کہ اس میں وہ عذر نہ لاحق ہو۔ اگر کسی نماز کا وقت مکمل پاکی میں گزر گیا تو ایسا شخص معذور کے حکم سے نکل جائے گا۔

مثلاً کسی شخص کو ظہر سے عصر تک مسلسل خون آنے کی وجہ سے معذور قرار دیا گیا، تو معذور والا حکم برقرار رہنے کے لیے عصر سے مغرب تک ایک مرتبہ خون آنا ضروری ہے، لیکن عصر سے مغرب تک خون نہ آیا، تو اس سے معذور والا حکم ختم ہو جائے گا۔

پیشاب کی نلکی سے پیشاب آنے کا حکم

کسی شخص کا آپریشن کیا، اور پیشاب کے باہر نکلنے کے لیے خصوصی نلکی لگا دی جائے، جس سے پیشاب آتا رہے، تو اس نلکی سے پیشاب آنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر مسلسل اس سے پیشاب آتا رہے، اور روکنے کی قوت نہ ہو، تو وہ شخص معذور کے حکم میں ہو گا، اور ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے گا، پھر اس وضو سے وقت کے اندر اندر فرائض، نوافل، تلاوت وغیرہ سب جائز ہیں۔[27]

[27] جدید فقہی مسائل، 1/163

درس نمبر 20

میت سے متعلق احکام

قریب المرگ شخص سے مختلف قسم کے احکام متعلق ہوتے ہیں، جو کہ بالترتیب درج ذیل تحریر کیے جاتے ہیں:

حالت نزع کے احکام:

جس شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں، تو وہ اس طرح چت لٹا دیا جائے کہ اس کی دائیں طرف قبلہ ہو، اور اس کے سر کو ذرا سا قبلے کی جانب گھما دینا چاہیئے، یا اس کے پاؤں قبلے کی جانب کر کے سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کر دینا چاہیئے، اس طرح بھی قبلہ رخ ہو جائے گا۔ لیکن اگر مریض کو قبلہ رخ کرنے تکلیف ہو تو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

پھر اس کو کلمہ شہادت کی تلقین اس طرح کرنی چاہیئے کہ کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے کلمہ کہے ، لیکن اس کو پڑھنے کا حکم نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وقت بڑا مشکل ہوتا ہے، نہ معلوم اس کی زبان سے کیا نکل جائے۔

جب ایک مرتبہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جانا چاہیئے، کیونکہ مقصود صرف اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے وہ کلمہ طیبہ ہو۔ اور اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنا چاہیئے۔

سورۃ یسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے، لہذا میت کے سرہانے یا اس کے پاس کہیں بیٹھ کر سورۃ یسین پڑھنی چاہیئے۔

جب موت واقع ہو جائے:

جب موت واقع ہو جائے، تو اعزہ واحباب یہ دعا پڑھیں: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ،اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

اور پھر کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر، سر پر لا کر گرہ لگا دیں، اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں ،اور اس وقت یہ دعا پڑھیں بِسم اللہ علی مِلَّۃ رَسُول اللہ،اَللّٰھمَّ یسرْ عَلَیْہ وَسَھِّلْ عَلَیْہ مَابَعْدَہ وَاَسْعِدْ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہ خَیْراً مِمَّا خَرَجَ عَنْہ

پھر اس کے ہاتھ سیدھے کر دیں، اور پیروں کے انگوٹھوں کو ملا کر کپڑے کی کتر وغیرہ سے باندھ دیں، پھر اس کو چادر اوڑھا کر چارپائی یا چوکی پر رکھیں، زمین پر نہ چھوڑیں، اور پیٹ کو پر کوئی لمبا لوہا یا بھاری چیز رکھ دیں، تا کہ پیٹ نہ پھولے۔

اس وقت جنبی، حائضہ یا نفاس والی عورت کو میت کے قریب مت آنے دیں۔

غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن پڑھنا درست نہیں۔

میت کی وفات کا اعلان

اب مستحب یہ ہے کہ اس کی وفات کا اعلان کر دیا جائے، تا کہ زیادہ سے زیادہ دوست و احباب نماز جنازہ میں شریک ہوں، اور اس کے کیلئے دعا کریں۔

تجہیز و تکفین کی تیاری

میت کے انتقال کے بعد اس کی تجہیز و تکفین اور قبر کی تیاری میں جلدی کرنی چاہئے۔ تجہیز و تکفین میں سب سے پہلا مرحلہ میت کو غسل دینے کا ہے، اس لیے سب غسل کے احکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

میت کو غسل دینے کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے، جیسے اب کے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، اور جو میت کو کفن ڈالے، اللہ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے"۔

میت کو غسل دینے کا حکم:

زندوں پر میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر بعض لوگ میت کو غسل دے دیں، تو باقی لوگوں سے فریضہ ساقط ہو جائے گا، اور اگر کوئی بھی شخص اسے غسل نہ دے، تو تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

غسل دینا کب فرض ہوتا ہے:

درج ذیل شرائط کی موجودگی میں میت کو غسل دینا فرض ہوتا ہے:

1. مسلمان ہو۔لہذا کافر کو غسل دینا فرض نہیں۔
2. میت کے سر کے ساتھ اس کے بدن کا اکثر حصہ یا کم از کم نصف دھڑ موجود ہو۔
3. میت ایسا شہید نہ ہو، جو اعلائے کلمۃ اللہ کے کے لیے لڑتا ہوا شہید ہو گیا ہو، اس لیے کہ ایسے شہید کو غسل نہیں دیا جاتا، بلکہ اس کے خون اور پہنے ہوئے کپڑوں میں ہی دفن کیا جاتا ہے۔
4. میت ایسا حمل نہ ہو جو مردہ حالت میں ساقط ہوا، اوراسکے اعضاء کی ساخت مکمل نہ ہو۔اس لیے اگر کسی مردہ بچے کے اعضاء کی ساخت مکمل نہ ہوئی ہو، تو اسے غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

میت کو غسل دینے کا حقدار کون ہے:

میت کو غسل دینے کا حق سب سے پہلے اسکے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے، بہتر یہ ہے کہ وہ خود نہلائیں، اور عورت کی قریبی رشتہ دار عورت کو غسل دیں۔ کوئی دوسر شخص بھی غسل دے سکتا ہے، لیکن مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے، جو ضروری مسائل سے واقف ہو۔

میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے، اسے اچھی طرح دھو لیا جائے، اس پر میت کو قبلہ رخ یا جیسے آسانی ہو لٹایا جائے، اور اس کے حصہ ستر پر کوئی موٹا کپڑا ڈال کر جسم کے باقی کپڑے نکال دئے جائیں۔

پھر بائیں ہاتھ سے میت کو استنجاء کرائیں، پھر اولاً اس کو کلی اور ناک میں پانی ڈالے بغیر وضو کرایا جائے، بلکہ کوئی کپڑا یا روئی وغیرہ گیلی کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دیں، اور ناک بھی اچھی طرح صاف کر دیں، اس کے بعد ناک، منہ اور کانوں کے سوراخوں میں میں روئی رکھ دیں، تاکہ وضو و غسل کراتے پانی اندر نہ جائے، وضو کرانے کے بعد ڈاڑھی اور سر کے بالوں کو صابن وغیرہ سے خوب اچھی طرح دھوئیں۔

پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر صابن استعمال کر کے تین مرتبہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ دوسری جانب نچلے حصے تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے، پھر دائیں کروٹ لٹا کر صابن استعمال کر کے تین مرتبہ اس طرح پانی بہا دیا جائے کہ نچلے حصے یعنی بائیں جانب پانی پہنچ جائے، اس کے بعد مردے کو سہارا دے کر بٹھانے کے قریب کر دیں، اور پیٹ کو آہستہ آہستہ ہاتھ سے ملا جائے، اگر کچھ غلاظت باہر نکلے تو اس نجاست کو دھو دینا کافی ہے، دوبارہ

غسل اور وضو کی ضرورت نہیں، پھر سارے بدن کو خشک تولیہ وغیرہ سے صاف کر دیا جائے، سر، ڈاڑھی اور اعضاء سجدہ پر خوشبو یا کافور مل دیا جائے۔ نیز سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنے کی ضرورت نہیں، نیز ناخن اور بال بھی کاٹے نہ جائیں۔

درس نمبر 21

کفن دینے کے احکام

میت کو کفن پہنانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر بعض مسلمان میت کو کفن پہنا دیں، تو تمام مسلمانوں سے فریضہ ساقط ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص بھی نہ پہنائے تو تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

کفن کے اخراجات

میت کے کفن کا سب سے پہلے اس کے ترکہ میں سے انتظام کیا جائے گا۔ مردہ اپنی زندگی میں عموما جس قسم کا اور جتنا قیمتی کپڑا پہنا کرتا تھا، اسی حیثیت کا ہونا چاہئے۔

البتہ اگر کوئی عزیز اپنی خوشی سے کفن کا انتظام کر دے تو پھر میت کے ترکہ سے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر میت نے ترکہ میں کوئی مال نہ چھوڑا ہو، تو پھر اس شخص کے ذمہ کفن کا خریدنا ہے، جس کے ذمہ اس کی زندگی میں میت کا نان و نفقہ تھا۔ اگر ایسا کوئی شخص کوئی بھی نہ ہو، تو پھر بیت المال سے کفن کا انتظام کیا جائے گا۔

اور اگر بیت المال کی تربیت بھی نہ ہو، تو پھر چند ایسے مسلمانوں پر اس کا کفن واجب ہو گا، جو صاحب حیثیت ہوں۔

کفن کی اقسام

کفن کی تین اقسام ہیں:

1) کفن السنہ　　2) کفن الکفایہ　　3) کفن الضرورۃ

کفن السنۃ:

مرد اور عورت کے کفن کی وہ مقدار جو اسے پہنانا مسنون ہے، کفن السنۃ کہلاتی ہے۔

مرد کا مسنون کفن:

مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں: ازار: سر سے پاؤں تک لمبی چادر

لفافہ: جو ازار سے تقریبا ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔ اسے چادر بھی کہتے ہیں۔

کرتہ: اسے قمیص یا کفنی بھی کہتے ہیں۔ یہ بغیر آستین اور کلی کے گردن سے پاؤں تک ہوتا ہے۔

عورت کا مسنون کفن:

عورت کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ مرد کے کفن کی طرح ہیں یعنی ازار، لفافہ اور کرتہ، البتہ دو کپڑے اضافی ہیں:

سینہ بند:

بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے، ورنہ ناف تک بھی درست ہے، اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

سربند:

یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے، اسے خمار یا اوڑھنی بھی کہتے ہیں۔

کفن الکفایہ:

مرد اور عورت کے لیے کفن کی وہ مقدار جس کا فی اور جائز ہے، اور بغیر عذر کے اس کے کم کپڑوں میں کفن دینا مکروہ اور برا ہے "کفن الکفایہ" کہلاتا ہے۔

مرد کے لیے ازار اور لفافہ، اور عورت کے لیے ازار، لفافہ اور سربند کفن الکفایہ ہے۔

کفن الضرورۃ:

اگر پہلی دو قسم کا کفن میسر نہ ہو، تو پھر جتنا کپڑا بھی ملے، اس میں کفن دینا درست ہے، خواہ وہ صرف ستر چھپانے کے لیے کافی ہو۔ اس کفن کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے۔

بچوں کے کفن کا حکم:

اگر لڑکا اور لڑکی بہت کم عمری میں فوت ہو جائیں، کہ جوانی کے قریب نہ پہنچے ہوں، تو بہتر ہے کہ لڑکوں کو مردوں کی طرح تین کپڑوں اور لڑکی کو عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے، اور اگر لڑکے کو صرف ایک اور لڑکی کو صرف دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے، تب بھی درست ہے۔ نماز جنازہ اور تدفین حسب دستور کی جائے گی۔

مرد کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ:

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس کے بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا، اس کو سر کی طرف سے الٹ دیں، کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے، اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں، تو غسل کے وقت جو تہبند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا، وہ نکال لیں۔

اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیں، پھر اس کے اوپر بایاں کنارہ لپیٹ دیں تاکہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفاف لپیٹ دیں، کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے، پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لیکر کفن کو سر اور پاوں کی طرف سے باندھ دیں، اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دیں، تاکہ ہوا سے ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

عورت کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

عورت کے لیے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قمیص کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیت کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا، اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں، کی قمیص کا سوراخ (گریبان) میں آجائے، اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں، روجو تہبند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں، اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں، اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر اعضائے سجدہ پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا باہنی طرف، پھر سربند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں، ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے، سربند اس کے اندر آ جائیگا۔ اس کے بعد سینہ بند سینوں کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے اس کے بعد کتر (دھجی) سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں، اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں، تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

جنازے کے اوپر چادر ڈالنے کا حکم

جنازہ کے اوپر جو چادر اوڑھادیتے ہیں یہ کفن میں داخل نہیں ہے اور مرد کے لیے ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی چادر اس پر ڈال

دے اور اس پر ڈال دے اور قبر پر جا کر اپنی چادر اتار لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ عورت کے جنازہ پر چادر ڈالنا پڑدے کے لیے ضروری ہے، مگر کفن میں یہ بھی داخل نہیں ہے، چنانچہ اس کا کفن کا ہم رنگ ہونا ضروری نہیں ہے۔

متفرق

مرد اور عورت کے لیے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے، اور نیا اور پرانا کپڑا برابر ہے۔

جنازہ اٹھانے کا مستحب طریقہ

جنازہ اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے داہنی طرف کا اگلا پایا دائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد میت کے دائیں طرف کا پچھلا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔

اس کے بعد میت کے بائیں طرف کا اگلا پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پچھلا بایاں پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس دس قدم چلے، تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص (جنازہ کی) چارپائی چاروں طرف سے اٹھائے (یعنی چاروں طرف سے کندھا دے) تو اس کے چالیس کبیرہ گناہوں (یعنی صغائر میں جو بڑے ہیں) بخش دیئے جائیں گے۔[28]

البتہ کسی متعین شخص کا کھڑے ہو کر قدم شمار کرنا، اس کا کہیں بھی ثبوت نہیں۔

[28] ترجمہ از احکام میت، ص56

أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من حمل جوانب السرير الأربع كفر الله عنه أربعين كبيرة»المعجم الاوسط،99/6،رقم الحدیث:5920،الناشر: دار الحرمين – القاهرة

درس نمبر22

نماز جنازہ کے احکام

نماز جنازہ کا حکم:

میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے،یعنی اگر کسی نے بھی اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی تو جن جن لوگوں کو اس کے فوت ہونے کا معلوم ہوا تھا،وہ سب گنہگار ہوں۔اور اگر ایک شخص نے نماز جنازہ پڑھ لی تو فرض کفایہ ادا ہو جائے گا۔

نماز جنازادا کرنے کا وقت:

سبق نمبر یومیہ ممنوع اوقات کی تفصیل کے مطابق تین اوقات یعنی طلوع شمس،زوال شمس اور غروب شمس میں نماز جنازہ ادا کرنا ممنوع ہے۔لیکن یہ ممنوع اس وقت ہے جب پہلے سے جنازہ تیار ہو،البتہ اگر کوئی جنازہ آیا ہی ان تین اوقات میں تو اس پر نماز جنازہ ادا کرنا اس وقت جائز ہے۔

نماز جنازہ فرض ہونے کی شرائط:

نماز جنارہ فرض ہونے کی وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے فرض ہونے کے لیے ہے،یعنی عاقل ہونا،بالغ ہونا،مسلمان ہونا،نماز جنازہ پڑھنے پر قادر ہونا،البتہ ایک شرط زائد ہے کہ اس شخص کی موت کا علم ہونا۔لہذا جس شخص کو موت کا علم نہ ہو،اس پر نماز جنازہ فرض نہیں۔

نماز کے صحیح (درستگی) ہونے کی شرائط:

نماز جنازہ کے صحیح ہونے کی دو شرائط ہیں،ایک قسم کی شرائط کا تعلق نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہے،اور دوسری قسم کی شرائط کا تعلق میت کے ساتھ ہے۔

پہلی قسم کی شرائط

ان سے مراد وہی شرائط ہیں،جو نماز کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہیں،یعنی طہارت،ستر عورت،قبلہ کی جانب منہ کرنا،اور نیت کرنا۔

ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ عام نمازوں میں نماز چلے جانے کے خدشہ سے تیمم جائز نہیں ہوتا، جبکہ نماز جنازہ کے ختم ہو جانے کے خدشہ سے وضو کی جگہ تیمم کرنے کی بھی اجازت ہے۔

دوسری قسم کی شرائط

وہ جن کا میت میں پایا جانا ضروری ہے، وہ چھ (6) ہیں۔

1. میت کا مسلمان ہونا۔ لہذا اور کافر اور مرتد کا نماز جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔
2. میت کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ (تفصیل سبق نمبر) سے پاک ہونا۔ لہذا اگر میت پر نجات لگی ہو تو اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں ہو گی۔ البتہ کفنانے کے بعد اس کے بدن سے کوئی نجاست خارج ہوئی، اس کی وجہ سے اس کا کفن یا بدن نجس ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز درست ہے، دھونے کی ضرورت نہیں۔
3. میت وہاں موجود ہونا۔ لہذا اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہو گی۔
4. میت کے ستر کا چھپا ہونا، اگر میت برہنہ ہو تو اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں۔
5. میت کا نماز پڑھنے والوں سے آگے ہونا۔
6. میت کا جس چار پائی یا تختے پر میت ہو، اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا، اگر بغیر کسی عذر کے لوگوں کے ہاتھوں میں، کسی گاڑی یا جانور پر ہو تو، اسی حالت میں نماز پڑھنا صحیح نہ ہو گی۔

نماز جنازہ کے فرائض:

نماز جنازہ میں دو فرض ہیں:

1. چار مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔
2. قیام۔ یعنی جس عام نمازوں میں قیام فرض ہے، اور عذر کے اس کا ترک جائز نہیں، اسی نماز جنازہ میں بھی قیام کا چھوڑنا جائز نہیں۔

نماز کی سنتیں:

نماز جنازہ کی چار سنتیں ہیں:

1. امام کا میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا۔
2. پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔
3. دوسری تکبیر کے بعد حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔
4. تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرنا۔

میت کے لیے دعا

میت اگر بالغ ہو، خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔

بعض احادیث میں اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ کا اضافہ بھی ایا ہے۔

اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی ائی ہے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ، وَالثَّلْجِ، وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

میت اگر بالغ لڑکا ہو۔۔۔۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لنا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهُ لنا اَجراً وَّذُخراً وَّ اجْعَلْهُ لنا شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً

میت اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں میں اِجْعَلْهُ (مذکر کے صیغے) کی جگہ اِجْعَلْها اور شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً (مذکر کے صیغے) کی جگہ شَافِعةً وَّ مُشَفَّعةً (مؤنث کا صیغہ پڑھیں)

دعا یاد نہ ہونے کی صورت کا حکم:

اگر دعا یاد نہ ہو توَاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھ لے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی۔

نماز جنازہ پڑھانے کا حقدار

نماز جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حق حاکم وقت کو ہے، اگرچہ میں تقوی میں اس سے بہتر لوگ موجود ہو۔ اگر حاکم وقت وہاں نہ ہو تو اس کا نائب یعنی جو شخص اس کی طرف سے حاکم شہر ہو، وہ مستحق امامت ہے گو تقوی میں اس سے بہتر لوگ موجود ہوں، اور اگر نائب بھی موجود نہ ہو تو قاضی شہر، وہ بھی نہ ہو تو اس کا نائب مستحق ہے۔ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے، ان کی اجازت کے بغیر دوسرے کو امام بنانا جائز نہیں، انہی کا امام بنانا واجب ہے۔

اگر یہ لوگ موجود نہ ہوں تو اس محلہ امام نماز جنازہ پڑھانے کا مستحق ہے، بشر طیکہ میت کے اعزہ میں اس سے افضل کوئی نہ ہو، ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے، وہ امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو یہ اعزہ اجازت دیں۔

جس شخص کو امامت کا استحاق نہیں تھا، اس نے ولی کے اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھادی، اور ولی اس میں شریک نہ ہوا، تو ولی کو اس میت پر بعد میں نماز جنازہ پڑھنے کا اختیار ہے۔

حتی کہ اگر میت دفن بھی ہو چکی ہو، تو تب بھی اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے، بشر طیکہ نعش کے پھٹ جانے کا غالب گمان نہ ہو۔

نماز کی تکبیریں چھوٹ جانے کا حکم:

اگر کوئی شخص نماز جنازہ میں ایسے وقت میں پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی تھی، تو اس کو چاہیئے کہ امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، جب امام تکبیر کہے، تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے، اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہو گی، پھر جب امام سلام پھیر دے، تو یہ شخص چھوٹ جانے والی تکبیروں کو ادا کرے، اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں پہنچا کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس چوتھی تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا ،اس کو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہو جائے، اور نماز ختم ہونے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کر لے۔

قبر کی اقسام

قبر دو طرح کی ہو سکتی ہے

1) لحد 2) شق

لحد کی تعریف

کم از کم میت کے نصف قد کے برابر قبر کھود کر اس کے اندر قبلے کی جانب گھڑا کھود جائے، جس میں میت کو رکھا جائے۔ اسے بغلی قبر بھی کہتے ہیں۔

شق کی تعریف

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تقریبا ایک فٹ قبر کھود کر بیچوں بیچ ایک گڑھا میت کے نصف قد یا پورے قد کے برابر کھودا جائے، جس کا طول میت

کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی زیادہ سے زیادہ نصف قد کے برابر ہو، اسے صندوقی قبر بھی کہتے ہیں۔

ائمہ حناف کے نزدیک "لحد" (شق قبر) کھودنا افضل ہے۔ اگر کسی جگہ زمین بہت نرم ہو، اور بغلی قبر کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانت کا اندیشہ ہو تو پھر شق (صندوی قبر) کھودی جائے۔

تدفین کا مسنون طریقہ

- جنازہ کو پہلے قبلہ کی سمت قبر کے کنارے اس طرح رکھیں کہ قبلہ میت دائیں طرف ہو، پھر اتارنے والے قبلہ رُو کھڑے

ہو کر میت کو احتیاط سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

- قبر میں رکھتے وقت بِسم اللہ علی مِلَّۃ رَسُول اللہ کہنا مستحب ہے۔
- میت کو قبر میں رکھ دینے کے بعد داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے۔ صرف منہ قبلہ کی جانب کر دینا کافی نہیں، بلکہ پورے بدن کو اچھی طرح کروٹ دینا چاہیئے۔
- قبر میں رکھنے کے بعد وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے لگائی تھی، کھول دی جائے۔
- عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرکے رکھنا مستحب ہے۔
- مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص تین دفعہ اپنے دونوں ہاتھوں میں متی بھر کر قبر میں ڈال دے۔
- پہلی مرتبہ ڈالتے وقت کہے مِنْھَا خَلَقْنَاکُمْ
- دوسری مرتبہ کہے وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ
- تیسری مرتبہ کہے وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً أُخْرَی
- جس قدر مٹی قبر سے نکلی ہو، وہ سب قبر پر ڈال دیں، اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے۔
- مستحب ہے کہ قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا جائے، اور اسکی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہو۔
- قبر کو چوکور (مربع) بنانا مکروہ ہے۔
- مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی کا چھڑک دینا مستحب ہے۔

تدفین کے بعد دعا کا حکم

میت کے دفن کے بعد آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کیلئے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رہنے

کی دعا خود بھی فرماتے، اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے، کہ اپنے بھائی کیلئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔

دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کیلئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرنا مستحب ہے۔

دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات "مُفْلِحُوْنَ "تک اور پاؤں کی جانب سورۃ البقرۃ کی آخری آیات "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" سے ختم سورت تک پڑھنا مستحب ہے۔

درس نمبر:23

زکوۃ کے احکام

اشیاءزکوۃاور نصاب

اس میں صرف سونا،چاندی،نقدی،اور مال تجارت کے مسائل لکھے جائیں گے۔

1. **سونا**

نصاب:ساڑھے سات تولہ(87.48)

حکم:سونے پر ہر حالت میں زکوۃ واجب ہے،خواہ ڈلی ہو،زیورات ہوں،برتن ہوں،یا کسی چیز پر لگا ہوا ہو۔

2. **چاندی:**

نصاب:ساڑھے باون تولہ(612.35)

حکم: چاندی پر ہر حالت میں زکوۃ واجب ہے،خواہ ڈلی ہو،زیورات ہوں،برتن ہوں،یا کسی چیز پر لگا ہوا ہو۔

3. **نقدی:**

نصاب: نقدی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ میں سے کسی ایک کی بازاری قیمت کے برابر ہو تو اس پر زکوۃ فرض ہو جاتی ہے۔

4. **مال تجارت:**

اس سے مراد ہر وہ مال جس کو تجارت کی نیت سے خریدا ہو،اور یہ نیت ابھی تک باقی ہو۔

اگر کسی شخص نے تجارت کی نیت سے نہیں خریدا،یا تجارت کی نیت سے خریدا تھا،لیکن بعد اس کو فروخت کرنے کی نیت ختم کر دی وہ مال تجارت میں شامل نہیں ہو گا۔

اگر کسی نے شخص نے خریدتے وقت تجارت میں نیت نہیں کی، لیکن بعد میں تجارت کی نیت کرلی، تو وہ اس وقت تک مال تجارت شمار نہیں ہو گا، جب تک عملاً بیچنا شروع نہ کردے۔

نصاب: مال تجارت کی قیمت نقدی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ میں سے کسی ایک کی بازاری قیمت کے برابر ہو تو اس پر زکوۃ فرض ہو جاتی ہے۔

نوٹ: ان اشیاء کا نصاب کی بیان کردہ مقدار کے مطابق ہونا ضروری ہے، جب کسی شخص کے پاس صرف سونا ہو، صرف چاندی ہو، صرف نقدی ہو، یا صرف مال تجارت ہو۔

نصاب سے کم اور متفرق اشیاء:

اگر کسی شخص کے پاس کوئی ایک نصاب پورا نہ ہو، بلکہ اشیاء زکوۃ میں سے دو یا دو سے زائد اشیاء ہوں، اور نصاب سے کم ہوں، مثلاً کچھ سونا، کچھ چاندی یا کچھ نقدی وغیرہ، تو ایسی صورت میں ان سب کی مجموعی قیمت ساڑھے سات تولہ سونے یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے، تو زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔

لہذا آج کل کے دور میں اگر کسی کے پاس ایک تولہ سونا ہو، اور ساتھ کچھ نقدی ہو تو اس پر زکوۃ فرض ہو جائے گی، کیونکہ ایسی صورت میں ساڑھے باون چاندی کا نصاب قیمت کے اعتبار سے مکمل ہو جاتا ہے۔

قرض اور اس کی زکوۃ کا حکم:

قرض دو قسم کا ہوتا ہے، 1) زکوۃ ادا کرنے والے شخص پر قرض، 2) زکوۃ ادا کرنے والے کا دوسرے کسی شخص پر قرض۔

1. زکوۃ ادا کرنے والے پر قرض ہو تو مجموعی مالیت سے ان قرضوں کو نکالا جائے گا، اگر بقیہ رقم نصاب کے برابر (ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی) یا اس سے زائد ہے، تو زکوۃ ہو گی، ورنہ زکوۃ لازم نہیں ہو گی۔

سرمایہ دار، کارخانوں فیکٹریوں والے جو قرض لیتے ہیں، اس میں تفصیل ہے، اس کے ان کو دارالافتاء سے رجوع کرنا چاہئے۔

2. زکوۃ ادا کرنے والے کا دوسرے کسی شخص پر قرض ہو تو اس

تین صورتیں بنتی ہیں:

أ. وہ نقدی وغیرہ جو کسی کو ادھار دی گئی ہو، یا تاجر نے سامان تجارت فروخت کیا اور اس کی قیمت باقی ہے۔

حکم: مکمل قرض وصول ہو جائے، یا کم از کم ساڑھے دس تولہ چاندی کی قیمت کے برابر وصول ہو جائے، تو زکوۃ واجب ہو گی، اگر کئی سالوں کے بعد یہ قرض حاصل ہوا، تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ لازم ہو گی۔

اگر کوئی شخص قرض ملنے سے پہلے ہی اس کی زکوۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے قرض ملنے سے پہلے ہی اس کی زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔

ب. ایسی چیز ادھار بیچ دی، جو مال تجارت نہیں، تو اس کے بدلے میں لازم ہونے والا قرض۔ مثلاً کوئی شخص اپنی حاجت اصلیہ میں سے کوئی چیز بیچ دے، جیسے گاڑی، پہننے کے کپڑے گھر کا فرنیچر وغیرہ، تو ان کے بدلے میں لازم والا قرض۔

حکم: یہ قرض اگر نصاب کے برابر ہو، اور مکمل وصول ہو جائے، تو اس کی زکوۃ لازم ہو گی، اگر کئی سالوں کے بعد یہ قرض حاصل ہوا، تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ لازم ہو گی۔ اگر کوئی شخص قرض ملنے سے پہلے ہی اس کی زکوۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے قرض ملنے سے پہلے ہی اس کی زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔

ج. ایسی رقمیں جو کسی مال کے بدلے میں نہ ہوں، جیسے مہر

حکم: یہ قرض نصاب کے برابر ہو، مل جانے کے بعد ایک سال گزر جائے، تو زکوۃ لازم ہو گی۔

نوٹ: تینوں اقسام کا جو حکم بیان کیا گیا ہے، یہ اس وقت ہے، جب ان کے علاوہ کوئی اور نصاب پہلے سے نہ چلا رہا ہو، اگر ان کے علاوہ سے نصاب چل رہا ہو، تو قرض حاصل ہونے والی رقم کو اس نصاب میں شامل کر لیا جائے گا، پھر جب اس نصاب کی زکوۃ ادا کی جائے گی، تو ساتھ میں قرض سے حاصل ہونے والی رقم کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہو گا۔ مثلاً کسی شخص کے پاس پہلے سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے موجود ہیں، اور اس کو قرض سے دس ہزار روپے وصول ہو گئے، تو جب ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کی زکوۃ ادا کرے گا، اسی وقت ساتھ دس ہزار روپے کی بھی زکوۃ ادا کرے گا۔

درس نمبر:24

زکوۃ کے مصارف

موجودہ زمانے میں زکوۃ کے مصارف سات (7) ہیں:

1. **فقیر** یعنی وہ شخص جس کے مال کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہوں، لیکن نصاب کے برابر نہ نہیں۔
2. **مسکین** یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔
3. **قرضدار** یعنی وہ شخص جس کے ذمے اتنا قرضہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کے بعد اس کے پاس اتنا مال نہیں بچتا کہ وہ نصاب کی بقدر ہو۔
4. **فی سبیل اللہ** یعنی وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں دن کی سربلندی کے لیے نکلیں ہوں، خواہ جہاد میں ہوں، یا تعلیم کے سلسلے میں مدرسے میں آئے ہوں، یا دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے ہوں یا حج بیت اللہ کے لیے آئے ہوں۔ سفر کے دوران ان لوگوں کا مال و اسباب ختم ہو جائے اور یہ محتاج اور فقیر ہو جائیں تو انہیں زکوۃ دینا جائز ہے، اگرچہ یہ لوگ اپنے گھر اور وطن میں غنی اور مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔
5. **مسافر** جو حالت سفر مین تنگ دست ہو گیا ہو، اسے بقدر حاجت زکوۃ دینا جائز ہے۔

اگر کسی شخص پر زکوۃ فرض ہے، تو اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ زکوۃ کی رقم ان تمام مصارف یا بعض مصارف میں خرچ کر دے، اور یہ بھی جائز ہے کہ کسی ایک ہی مصرف کو ساری قرم دیدے۔

کن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں:

1. **کافر:**

کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں، اسی طرح صدقۃ الفطر، عشر، نذر اور کفارات کی رقم دینا بھی جائز نہیں، ان کے علاوہ نفلی صدقہ دے سکتے ہیں۔

2. **مالدار:**

یعنی وہ شخص جس پاس نصاب کی بقدر مال موجود ہو۔

3. مالدار کی نابالغ:

جس طرح مالدار کو زکوۃ دینا جائز نہیں ،اسی طرح مالدار کی نابالغ اولاد کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں ،البتہ مالدار کی بالغ اولاد،بیوی اور

والدین جو کہ فقیر ہوں،ان کی زکوۃ دیناجائز ہے۔

4. اصول:

یعنی اپنے آباءواجداد کوزکوہ دیناجائز نہیں۔ جیسے باپ،دادا،نانا،نانی وغیرہ۔

5. فروع:

یعنی اپنی اولاد کوزکوۃ دیناجائز نہیں۔

6. میاں بیوی:

میاں،بیوی کاایک دوسرے کوزکوۃ دیناجائز نہیں۔

7. نبی ہاشم:

ان کے مراد وہ حضرات ہیں جو حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت علی یاحضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اجمعین کی اولاد میں ہوں۔

اسی طرح اسی طرح صدقۃ الفطر، عشر، نذر اور کفارات کی رقم دینا بھی جائز نہیں۔ان حضرات کی شرافت کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کو یہ اموال نہ دئے جائیں،البتہ صدقہ نافلہ،ہدیہ وغیرہ سے ان کی مدد کی جائے۔

درس نمبر:25

رؤیت ہلال کے احکام

روزوں میں سب سے اہم رمضان المبارک کے روزے ہیں، اور ان کا تعلق چاند سے ہے، اس لیے اس سبق میں چاند کے متعلق احکام ذکر کیے جائیں گے۔

چاند سے متعلق ہدایت نبوی ﷺ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ

ترجمہ: **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھ لو، اور چاند ہی کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر چاند کا معاملہ پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کر لو۔

شریعت میں قمری مہینہ کے آغاز و اختتام کا مدار فلکیاتی حساب اور سائنس پر نہیں ہے، اور نہ ہی نظام شمسی پر ہے، بلکہ اسلامی تاریخ کا مدار قمری نظام (چاند کی رؤیت) پر ہے، ہماری وہ عبادتیں جو خاص کسی متعین دن میں ادا کی جاتی ہے، اس میں اسی قمری تاریخ کا اعتبار کیا جاتا ہے، حساب یا کوئی دوسری نئی چیز پر اس کا مدار بالکل نہیں ہے، یہ چیزیں صرف معین اور مددگار ہوتی ہیں، مثلاً نماز اور روزوں کے لیے بنائے جانے والے ٹائم ٹیبل یہ سہولت کے لیے ہیں، اور وقت بتانے میں معین ہیں، اصل مدار تو ان علامتوں پر ہی ہے، جو احادیث نبویہ ﷺ نے ہمیں بتلائی ہیں۔

مذکورہ حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے روزں کا دارومدار رؤیت ہلال پر فرمایا ہے، نہ کہ متعین کسی تاریخ پر، اسی طرح پنج وقتہ نمازوں کے اوقات بھی طے شدہ گھڑیوں پر نہیں ہیں، بلکہ سورج کے طلوع، زوال اور غروب وغیرہ پر ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ نماز، روزہ، عید یا اسلامی تاریخ کا مدار کلینڈر پر رکھنا غلط ہے۔[29]

ضابطہ:

[29] دارالافتاء الاخلاص، کراچی

شریعتِ اسلام نے جن معاملات کا مدار چاند ہونے پر رکھا ہے، اُس سے مراد چاند کا افق پر موجود ہونا نہیں؛ بلکہ اُس کا قابلِ رویت ہونا اور عام نگاہوں سے دیکھا جانا ہے۔

لہذا اگر حسابات یا سافٹ ویئر کے ذریعے چاند کی پیدائش کا علم ہو جائے، لیکن آئندہ آنے والی تفصیل کے مطابق آنکھ سے نظر نہ آئے، تو محض حسابات وغیرہ کی بنیاد پر شریعت کے احکامات ثابت نہیں ہوں گے۔

چاند دیکھنے کے احکام

چاند دو حال سے خالی نہیں، رمضان کا ہو گا، یا رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کا۔

1) اگر رمضان کا ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

أ. مطلع صاف ہو۔

حکم: اتنے زیادہ افراد کا چاند کو دیکھنے کی گواہی دینا ضروری ہے کہ جن کے متعلق یہ غالب گمان ہو جائے کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں۔

ب. مطلع صاف نہ ہو۔

حکم: ایک عاقل، بالغ اور عادل مرد یا عورت کی خبر سے بھی چاند ثابت ہو جائے گا۔

2) غیر رمضان کا چاند ہو۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

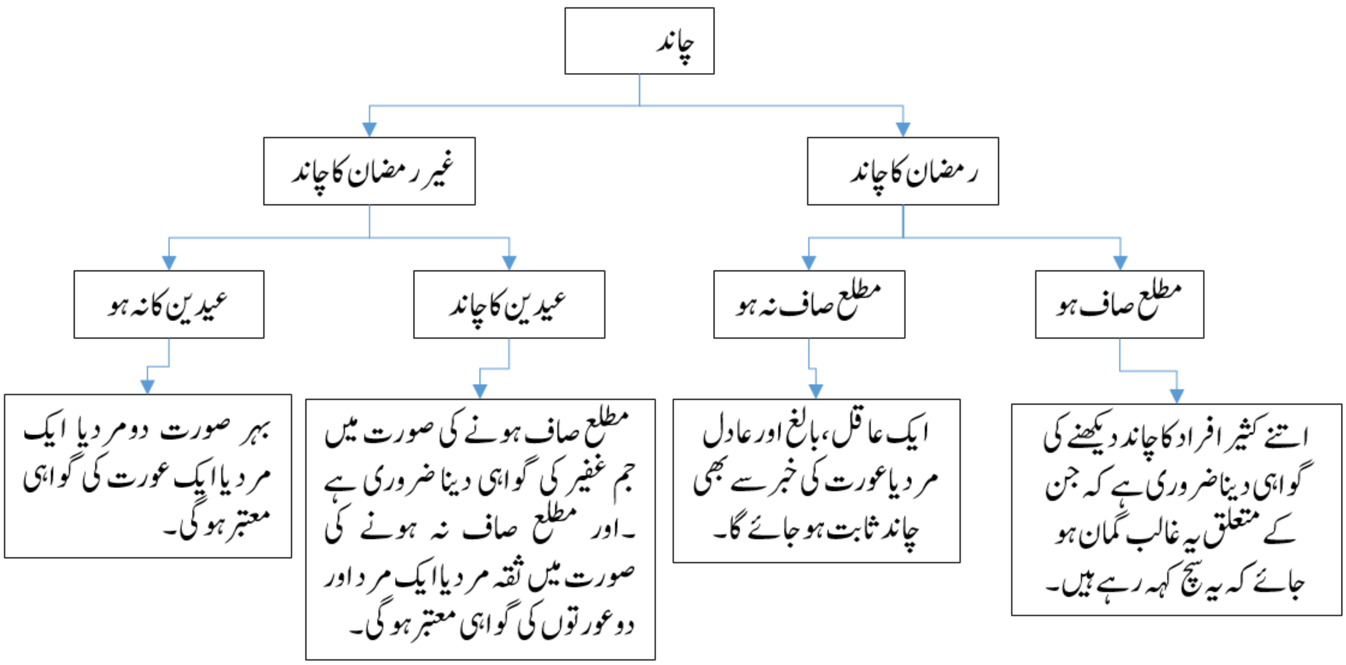
أ. عیدین کا ہو۔

حکم: مطلع صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کی گواہی دینا ضروری ہے۔ اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ثقہ مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی معتبر ہو گی۔

ب. رمضان اور عیدین کے علاوہ بقیہ نو ماہ کا چاند ہو۔

حکم: بہر صورت دو مرد یا ایک مرد یا ایک عورت کی گواہی معتبر ہو گی۔

ملحوظہ: رمضان، شوال اور ذوالقعدہ کا چاند دیکھنا فرض کفایہ ہے۔



چاند دیکھنے والے گواہ کی شرائط

- گواہ مسلمان ہو۔ غیر مسلم کی گواہی روئت ہلال میں قبول نہیں۔
- عاقل بالغ ہو، دیوانے اور نابالغ بچے کی گواہی قبول نہیں۔
- گواہ عادل ہو، یعنی احکام شریعت کا پابند ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو۔ نیز فاسق کی گواہی قبول کرنا قاضی کے ذمہ واجب نہیں، اگر قرائن کی بنیاد پر فاسق کی گواہی پر فیصلہ دے، تو وہ صحیح اور نافذ ہو گا۔
- لفظ شہادت کے ساتھ گواہی دے۔
- بچشم خود دیکھنے کی گواہی دے، اگر چاند دیکھنے والا خود حاضر نہیں ہو سکتا تو وہ اپنی گواہی پر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنا کر رؤیت ہلال کمیٹی کے پاس بھیج سکتا ہے۔

نیز اگر کوئی شخص پس پردہ یا دور سے بذریعہ خط یا ٹیلیفون یا دیگر جدید آلات کے ذریعے گواہی دیتا ہے، تو وہ شہادت نہیں، اور قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کے لیے اس کو قبول کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر اس خبر کی تائید حسابات اور سائنسی معلومات سے ہو رہی، تو قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی اس خبر کی بنیاد پر رؤیت ہلال کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

درس نمبر26:

روزے کے احکام

روزے کے احکام کو چار مباحث میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1)اقسام 2)فرائض 3)شرائط 4)مفسدات

اقسام

حکم کے اعتبار سے روزے کی چھ (6) اقسام ہیں:

1. فرض:

اس کی دو قسمیں ہیں :

I. معین:

رمضان المبارک کے فرض روزے۔

II. غیر معین:

رمضان کے قضاء روزے کہ کسی وقت میں رکھے جاسکتے ہیں۔

2. واجب:

اس کی دو قسمیں ہیں:

I. معین:

نذر معین کا روزہ یعنی کسی خاص دن کے روزے کی نذر مان لینے سے جو روزہ ہو گا، وہ نذر معین کا روزہ کہلائے گا۔ جس معین دن کی نذر مانی گئی، اسی دن روزہ رکھنا ضروری ہو گا۔

II. غیر معین:

اَ. نذرِ غیر معین یعنی نذر مانتے وقت کسی خاص وقت کی تعیین نہ کی جائے، بلکہ مطلقاروزہ رکھنے کی نذر مان لی جائے۔ یہ روزہ کسی بھی دن رکھا جاسکتا ہے۔

ب. کفارے کے روزے

اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ذکر کی جاتی ہیں:

اَ. مضان المبارک میں بغیر عذر کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو کفارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

ب. ظہار کی صورت میں کفارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

ج. قسم کھا کر توڑ دینے کی صورت میں "کفارہ یمین" کے روزے رکھنا واجب ہے۔

د. احرام کی حالت میں بعض ایسے ممنوعات ہیں، جن کا ارتکاب کرنے کی صورت میں کفارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

ہ. قتل خطا یا ہر اس قتل کی صورت میں جو قتل خطا کے حکم میں ہوتا ہے، کفارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

3. سنت روزہ:

یوم عاشوراء اور اس سے پہلے یا بعد کا روزہ۔

4. مستحب:

اَ. شوال کے چھ روزے

ب. ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کا روزہ

ج. ذی الحجہ کے پہلے آٹھ (8) دن کے روزے

د. صوم داوٗدی یعنی ایک دن روزہ رکھنا، اور ایک دن نہ رکھنا۔

ہ. تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ۔

و. یوم عرفہ کا روزہ

5. مکروہ روزہ:

اَ. صرف عاشوراء کا روزہ۔

ب. عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا۔

ج. تعظیم کی نیت سے رمضان سے پہلے ایک یا دو روزے رکھنا۔

د. ہفتہ یا جمعہ کو خاص کر کے روزہ رکھنا۔

6. حرام روزہ:

أ. عید الفطر کے دن روزہ رکھنا۔

ب. ایام التشریق میں روزہ رکھنا۔

روزے کے فرائض

روزے کے تین (3) فرائض ہیں:

1. طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا
2. طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا
3. جماع آفتاب سے غروب آفتاب تک جماع نہ کرنا

روزے کی شرائط

روزے کی شرائط دو قسم کی ہیں:

1) روزے کے فرض ہونے کی شرائط 2) روزے کی صحت کی شرائط

روزہ فرض ہونے کی شرائط:

1. مسلمان ہونا۔ لہذا کافر پر روزہ فرض نہیں ہے۔
2. بالغ ہونا۔ لہذا نابالغ پر روزہ فرض نہیں۔
3. عاقل ہونا۔ لہذا مجنون پر روزہ فرض نہیں ہے۔
4. دار السلام میں ہونا۔ دار الحرب میں ہونے کی صورت میں روزے کی فرضیت کا علم ہونا۔

5. مذکورہ بالا شرائط والے شخص کا مندرجہ ذیل اعذار سے خالی ہونا:

أ. مسافر شرعی ہونا۔(یعنی اتنا سفر کہ جس کی وجہ سے قصر نماز مشروع ہو جاتی ہے۔ تفصیل)

ب. جہاد میں نہ ہو۔ یعنی اگر کسی مجاہد کو میدان کارزار غالب گمان یہ ہو کہ اگر روزہ رکھنے کی صورت میں کمزوری لاحق ہو جائے گی، اور پھر دشمن کا مقابلہ نہیں ہو سکے گا، تو روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

ج. حمل نہ ہو۔ یعنی اگر حاملہ عورت کو روزہ کی وجہ سے اپنی جان یا بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا ظن غالب ہو، تو پر روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

د. مرض۔ یعنی مریض کو روزے کی وجہ سے بیماری بڑھنے، دیر سے درست ہونے یا تندرست آدمی کو بیمار ہونے کا غالب گمان ہو، یا ماہر دیندار ڈاکٹر روزے کا نقصان دہ ہونے کا کہہ دے، تو اسکے لیے روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

ہ. ارضاع۔ یعنی دودھ پلانے والی عورت کو روزے کی وجہ سے اپنی جان یا بچے کی جان کو نقصان پہنچنے ظن غالب ہو، تو اس کے لیے روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

و. جنون

ز. اکراہ۔ یعنی روزہ رکھنے کی صورت میں قتل کرنے، کوئی عضو کاٹنے یا سخت مار دینے کی دھمکی دی جانے کی صورت میں روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

ح. بڑھاپا۔ یعنی کوئی شخص ایسا بوڑھا ہو جائے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہی ہو، تو اس پر روزہ فرض نہیں رہتا۔

ط. شدید پیاس۔ یعنی ایسی شدید پیاس لگ جائے کہ پانی نہ پینے کی صورت میں جان جانے کی غالب گمان ہو، تو روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

ي. شدید بھوک۔ یعنی اسی شدید بھوک لگ جائے کہ کھانا نہ کھانے کی صورت میں جان جانے کا غالب گمان ہو جائے، تو روزہ رکھنا فرض نہیں رہتا۔

صحت کی شرائط:

1. روزہ توڑنے والی چیزوں (کھانا، پینا اور جماع) سے خالی ہونا۔
2. عورت کا حیض و نفاس پاک ہونا۔

3. نیت کرنا۔

نیت کے مسائل:

- رمضان کے ہر، ہر روزے میں نیت کرنا ضروری ہے۔
- رمضان کے اداءروزے، نذر معین اور نفلی روزوں میں غروب آفتاب کے بعد سے نصف نہار شرعی سے کچھ پہلے تک نیت کرلینا کافی ہے۔
- رمضان کے قضاءروزے، نذر غیر معین، کفارات کے روزے، ان نفلی روزوں کی قضاء جو شروع کرکے فاسد کردیے گئے ہوں۔ ان تمام روزوں کی نیت غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع تک کرلینا ضروری ہے۔
- کسی روزے کی نیت غروب آفتاب سے قبل درست نہیں۔
- رمضان کے اداءروزوں میں مطلقاً روزے کی نیت کافی ہے فرض کی تخصیص (رمضان کا فرض روزہ کہہ کر نیت کرنا) ضروری نہیں، بشرطیکہ مسافر یا مریض نہ ہو۔[30]

[30] کیوں ان کے لیے رمضان میں کوئی بھی روزہ رکھنا مباح ہے، اس لیے رمضان کا روزہ رکھنے کی صورت میں فرض کی تعیین ضروری ہے۔

سبق نمبر27:

مفسدات

مقدمہ نمبر1:

انسان کولاحق ہونے والی وہ حالتیں جن سے فقہاء کرام بحث کرتے ہیں، کہ آیاان روزہ ٹوٹایا نہیں، وہ آٹھ (8) ہیں:

1. **نسیان :**

ضرورت کے موقع پر کسی چیز کا یاد نہ آنا۔ جیسے کسی شخص کو کچھ کھاتے پیتے یاد نہ رہے کہ اس کا روزہ ہے۔

حکم: بھول کر کھا، پی یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

2. **خطا:**

ارادہ نہ ہوتے ہوئے غلطی سے کوئی کام ہو جانا۔ جیسے کسی آدمی کو یاد ہو کہ میر اروزہ ہے، اور وضو کے دوران کلی کرتے ہوئے پانی حلق سے نیچے چلا جائے۔

حکم: اس حالت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

3. **غَلَبَہ:**

کسی چیز کا ایسے طور پر ہونا کہ اس سے بچنا بہت مشکل ہو۔ جیسے راستے میں جاتے ہوئے مکھی وغیرہ حلق سے نیچے چلی جائے۔

حکم: اسی صورت حال میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

4. **اکراہ:**

کسی شخص کو مارنے کی دھمکی دے کر کسی کام پر مجبور کرنا۔

حکم: اگر کسی شخص نے ایسی مجبوری کی حالت میں کچھ کھا، پی لیا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

5. نیند:

کسی سوتے ہوئے آدمی کے منہ پانی وغیرہ ڈال دیا، جبکہ وہ روزہ دار تھا۔

حکم: اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

6. اغماء :

بیہوش ہو جانا۔ یعنی کسی بیہوش روزہ دار آدمی کے حلق میں کوئی چیز ڈال دی جائے، اور وہ حلق نے نیچے چلی جائے۔

حکم: روزہ ٹوٹ جائے گا۔

7. جنون:

پاگل ہو جانا۔ یعنی روزہ دار مجنون ہو گیا، اور اس کے حلق میں کچھ چیز ڈال دی جائے۔

حکم: روزہ ٹوٹ جائے گا۔

8. جہل:

احکام کا علم نہ ہونا۔ یعنی ان چیزوں کا علم نہ ہونا، جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حکم: دارالحرب (جہاں کافروں کی حکومت ہو) میں عذر ہے، کہ لاعلمی کی صورت میں نواقض سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

خلاصہ: نسیان، غلبہ اور دار الحرب میں جہل سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مقدمہ نمبر 2:

انسانی جسم میں موجود روزہ سے متعلق تین (3) چیزوں کا مطلب اور حکم۔

منفذ (opening):

وہ راستہ جس سے کوئی چیز جوف تک پہنچ جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

1) قدرتی اور پیدائشی وہ راستے جو اللہ تعالیٰ خلقۃً بنائے ہیں۔ جیسے: منہ، ناک، کان، پاخانے کا مقام۔

2) غیر قدرتی وہ راستے جو اللہ نے پیدائشی نہیں بنائے، بلکہ بعد میں کسی وجہ سے بن گئے۔ جیسے: دماغ کا گہرا زخم، پیٹ کا زخم، جو معدہ تک پہنچتا ہو۔

جَوف:

جوف سے مراد انسانی جسم میں موجود خلا ہیں۔ جیسے معدہ، پھیپھڑے اور آنتیں۔

حکم:

ہر وہ چیز جو منفذ سے جان بوجھ کر یا غلطی سے جوف میں داخل ہونے کے بعد ٹھہر بھی جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسام:

انسانی جسم میں موجود ایسے سوراخ جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتے۔

حکم:

اگر مسام سے کوئی چیز جوف تک پہنچے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

انجکشن(injection)ڈرپ(drip)لگانے سے روزے کا حکم

کسی قسم کے انجکشن (خواہ گوشت میں لگا جائے یا شریان) یا ڈرپ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اصول:

اَلْاِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ لَا مِمَّا خَرَجَ

روزہ ہر اس چیز سے ٹوٹتا ہے، جو بدن میں داخل ہوتی ہے، اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو بدن سے خارج ہوتی ہے۔ مثلاً کسی نے گندا خون نکلوانے کے لیے پچھنا لگوایا، خون کی بوتل دی، بے اختیار قے ہو گئی، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

غیر مفسدات

1. بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
2. بھول کر جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
3. بغیر ارادے کے حلق میں مکھی، غبار یا دھویں کا چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
4. تیل، سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ حلق میں ذائقہ محسوس ہو۔
5. انزال کے بغیر بوسہ دینے یا چھونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
6. پچھنا لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
7. احتلام ہو جانے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
8. کسی عورت پر نظر پڑ کر یا دل میں خیال سے منی کا خارج ہو جانے روزے نہیں ٹوٹتا۔